خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

خطبہ نمبر 1

سوموار | 19-جنوری 1998ء

روزنامہ الفضل ربوہ

CPL 61

213029

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 48-83 نمبر 16 | سوموار 20 رمضان۔ 1418ھ 19 صلح 1377ہش 19 جنوری 1998ء

خدا کے نزدیک دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے پیارے لوگ ہیں

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

خدا تعالیٰ کی یہ بھی عادت ہے کہ وہ دلوں کی مخفی قوتوں کو ظاہر کر دیتا ہے جو شخص اپنے دل میں ایک نور رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا صدق اور اخلاص ظاہر کر دیتا ہے اور جو دل میں خبث اور شرارت رکھتا ہے۔ اس کو بھی کھول کر دکھا دیتا ہے۔ اور کوئی بات چھپی ہوئی نہیں رہ سکتی۔ یقیناً سمجھو کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ لوگ پیارے نہیں ہیں جن کی پوشاکیں عمدہ ہوں اور وہ بڑے دولتمند ہوں اور خوش خور ہوں بلکہ خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ پیارے ہیں جو دین کو دنیا پر مقدم کر لیتے ہیں۔ اور خالص خدا ہی کے لئے ہو جاتے ہیں۔ پس تم اس امر کی طرف توجہ کرو نہ پہلے امر کی طرف۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 596)

روحانی انقلاب پیدا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ بندے کے اندر ایک روحانی انقلاب چاہتا ہے

خطبہ ارشاد فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع بتاریخ 19 ستمبر 1997ء بمطابق 19 تبوک 1376 ہجری شمسی بمقام وینکوور (کینیڈا)

(خطبہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے فرمایا:۔

(تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں) کہ مجھے خدا تعالیٰ نے یہ توفیق بخشی کہ آج میں آپ کے درمیان اس خطبے کے لئے کھڑا ہوں۔ اس سفر کا آغاز لطف الرحمان صاحب کی اس تجویز سے تھا کہ اگر میں وقت نکال سکوں تو الاسکا کا سفر اس سال کے لئے ایک اچھی تفریح ہو گی۔ کیونکہ مجھے سیر و سیاحت کا شوق بھی ہے اور پہلے ناروے میں جو سب شمال میں واقع ان کی نوک نکلی ہوئی ہے وہاں تک پہنچ کر وہاں بھی (۔) جمعہ ادا کرنے کی توفیق ملی تھی تو اس خیال سے کہ یہاں بھی الاسکا میں جو سب سے زیادہ آخری شمالی حصہ ہے (۔) یہاں آئے گا اور ہمیں خدا تعالیٰ کے فضل سے وہاں بھی ایک جمعہ پڑھنے کی توفیق ملے گی' میں نے بہت خوشی سے اس تجویز کو منظور کر لیا۔ خیال تھا کہ میں سب بچوں کو ساتھ لے کر سفر کروں مگر کچھ بچوں کو بعض ویزے کی دقتوں کی وجہ سے پیچھے رہنا پڑا مگر امید ہے (اللہ نے چاہا تو) جو بچے میرے ساتھ ہیں ان کے ساتھ بھی کافی خوشگوار سفر گزرے گا۔

یہاں جو آج کا جمعہ ہے اس میں میں کچھ تاخیر سے پہنچا ہوں یعنی دس منٹ کے لگ بھگ تاخیر سے پہنچا ہوں۔ یہ تاخیر اندازے کی غلطی نہیں بلکہ اندازے کی بے یقینی ہونے کی وجہ سے ہے کیونکہ اندازہ امیر صاحب کا درست تھا کہ بیس منٹ کا رستہ ہے مگر آج رستے میں کچھ ایسی روکیں تھیں جن کی وجہ سے نسبتاً لمبا سفر اختیار کرنا پڑا اور یہ دس منٹ زائد اس کی وجہ سے لگے ہیں۔ اس لئے میں معذرت خواہ ہوں اس تاخیر کی وجہ سے۔ اب میں اصل مضمون کی طرف آتا ہوں (۔)

اور امر واقعہ یہ ہے کہ جب کوئی شخص یا کچھ لوگ اپنے نامناسب رویے میں خدا کے خوف سے تبدیلی پیدا کریں اور حضرت (بانی سلسلہ) نے جس طرح فرمایا: وجوہ الٰہی خبروں کے کہ ان کے خلاف خدا کی تقدیر کام کرے گی۔ ایسے لوگ جو توبہ کرتے ہیں اور اپنے حالات کو بدلتے ہیں اللہ ان سے نرمی کا سلوک فرماتا ہے۔ پس اس بناء پر میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ تمام دنیا کی جماعتوں کو اب اس بات کو مدنظر رکھنا چاہئے کہ انہوں نے شرافت کا سلوک کیا ہے۔ ہماری شرافت کا تقاضا یہ ہے کہ حسب سابق گیمبیا کی ہر ممکن مدد کریں۔ دنیا کے ہر ملک سے جہاں تک گیمبیا کے عوام کی خدمت کا تعلق ہے جو بھی مدد ممکن ہے ہمارا فرض ہے کہ ہم اس کو جاری رکھیں۔ (اللہ تعالیٰ نے چاہا تو)

دوسری بات میں کینیڈا سے متعلق کہنا چاہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ کینیڈا میں کچھ ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے دولت عطا فرمائی ہے جن کا مزاج پہلے ہی سے خدمت دین کی طرف مائل تھا اور یہ جو سلسلہ ہے یہ سب دنیا میں جاری ہو چکا ہے اس کا صرف کینیڈا سے تعلق نہیں۔ امر واقعہ یہ ہے کہ کثرت کے ساتھ احمدیوں کو جو سب دنیا میں پھیلے پڑے ہیں اچانک ایسے مواقع مل رہے ہیں کہ وہ بڑی بڑی مالی کمپنیاں بنا رہے ہیں' بڑے بڑے ایسے مواقع ان کو نصیب ہیں کہ وہ لاکھوں سے کروڑوں میں داخل ہو گئے ہیں اور ان میں سے کسی کو سمجھ نہیں آ رہی کہ یہ واقعہ کیا ہے۔ میں آپ کو سمجھانا چاہتا ہوں کہ اس واقعہ میں دو باتیں ہیں جو میں نے کچھ عرصے سے محسوس کرنی شروع کیں۔ کچھ ایسے لوگ تھے جن کے پاس دولتیں تھیں مگر جماعت سے ان کا اخلاص کا تعلق نہیں تھا۔ جو کام کرتے تھے اس میں کچھ دکھاوا پایا جاتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو جیسے مکھن سے بال نکال کے پھینک دیا جاتا ہے اس طرح نکال کے باہر پھینک دیا اور جماعت کو اس کے نتیجے میں جو نقصان پہنچ سکتا تھا کوڑی کا بھی نقصان نہیں پہنچا بلکہ اس کے برعکس غیر معمولی طور پر خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کی مالی تائید فرمائی ہے۔ یہ سلسلہ کچھ عرصے سے جاری ہے۔ اور میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ مجھے کبھی بھی نئے کاموں کے لئے جماعت کو غیر معمولی طور پر کوشش کر کے بیچ میں شامل کرنے کی ضرورت نہیں پڑی۔ میں حسب توفیق اعلان کرتا ہوں اور بارش کی طرح اس ضرورت کے لئے روپیہ گرنا شروع ہو جاتا ہے اور کبھی ایک لمحہ کے لئے بھی مجھے مالی فکر نہیں ہوئی حالانکہ جماعت نے اس عرصے میں بہت بڑے بڑے منصوبے بنائے ہیں' بہت بڑے بڑے منصوبوں پر کام کر کے ان کو مکمل کیا ہے۔ خود یہ جگہ جہاں ہم آج بیٹھے ہوئے ہیں اس کا حاصل ہونا بھی ایک معجزہ ہے ورنہ ابتداء میں یہ جگہ ہمارے ہاتھ سے نکل گئی تھی کیونکہ ابتداء میں آٹھ لاکھ کی جماعت احمدیہ نے مجھ سے Bid منظور کروائی تھی اور بجائے اس کے کہ مجھے لکھتے کہ کچھ زیادہ کر دیں اسی پہ مٹھی بند کر کے قائم بیٹھے رہے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ ہماری Bid سے بڑی بڈیں (Bids) یعنی اور زیادہ پیشکشیں غیروں نے کیں۔ اور صاف ظاہر تھا کہ اب یہ جگہ ہمارے ہاتھ سے نکل گئی۔ مگر آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ تقدیر الٰہی کس طرح کام کرتی ہے۔ تقدیر الٰہی نے ایسا کام کیا کہ پہلی بولی میں کچھ قانونی سقم پیدا ہوئے اور اس وقت پیدا ہوئے جبکہ ہمیں معلوم ہو گیا تھا کہ سب نے کتنی کتنی بولی دینی ہے اور ان اسقام کے نتیجے میں مجبوراً ان کو پہلی تمام بولی کو منسوخ کرنا پڑا۔ جب وہ منسوخ ہو گئی تو پھر اس کے بعد دوبارہ بولی مانگی گئی تو ہمیں پتہ تھا کہ کس نے کیا بولی دی ہے' سب کو پتہ لگ گیا تھا۔ اس کے بعد بھی یہ لوگ اسی طرح اکڑ کے بیٹھے رہے کہ ہم نے بولی آگے نہیں بڑھانی۔ اللہ تعالیٰ لطف الرحمان صاحب کو جزاء دے انہوں نے کہا یہ تم کیا حماقت کر رہے ہو' نظر آ رہی ہے ساری بولی' بڑھاؤ میں ذمہ دار ہوں۔ آپ اجازت بھی مانگیں' ضرور مانگیں لیکن میں آپ کو بتاتا ہوں کہ سوال ہی نہیں پیدا ہوتا کہ ہم اس رقم کو پورا نہ کر سکیں۔ اس لئے آپ آگے بڑھیں اور بولی دیدیں۔ چنانچہ آٹھ لاکھ کی بجائے نو لاکھ کی بولی دے دی گئی اور سب سے اونچی جو بولی تھی وہ پندرہ ہزار ہم سے پیچھے رہی۔ تو اس طرح اللہ تعالیٰ نے یہ جگہ ہمیں دلوا دی جس کے حاصل کرنے کا بظاہر کوئی امکان نہیں تھا۔ مجھ سے رستے میں ہی لطف الرحمان صاحب نے اس خواہش کا بھی اظہار کیا ہے کہ ان کے ابا جان ہمیشہ کہا کرتے تھے کہ تمہیں بھی خدا توفیق دے تو کوئی (بیت الذکر) ساری کی ساری تم بنواؤ۔ تو انہوں نے کہا ہے کہ اب میں وعدہ ساری کی ساری کا تو ابھی نہیں کر سکتا' یا غالباً کیا ہو گا تو میرے کانوں نے سنا نہیں' مگر انہوں نے کہا ہے کہ میری دلی خواہش ضرور ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے توفیق دے تو یہ جو بعد کا کافی بڑا کام ہے' نو لاکھ ڈالر دینے کے بعد جب زمین ہمیں مل گئی تو بعد میں جو (بیت الذکر) کی تعمیر کا بڑا کام ہے اس میں انہوں نے اپنی ذاتی زیادہ سے زیادہ شمولیت کی خواہش کا اظہار کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو توفیق بخشے۔

یہ جو مالی اضافے ہو رہے ہیں ان کے متعلق میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ کچھ دیر پہلے جبکہ جماعت کا بجٹ ابھی چند کروڑ نہیں تھا میں نے جماعت کو مطلع کیا تھا کہ میں جس طرح اللہ تعالیٰ کی تقدیر اور فضلوں کو دیکھ رہا ہوں مجھے یقین ہے کہ اگلی صدی سے پہلے جماعت کا بجٹ کروڑوں کی بجائے اربوں میں ہو جائے گا۔ یہ اس وقت کہا تھا جب ابھی بیس پچیس کروڑ کے پھیر میں بات چل رہی تھی اور سارا ریکارڈ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

موجود ہے الفضل میں۔ چنانچہ خدا کے فضل سے خدا تعالیٰ کی تقدیر پر نظر رکھتے ہوئے' یہ جانتے ہوئے کہ جب بھی کوئی بڑا ابتلا آیا ہے اس کے بعد جو النفس کی ترقی ہے اس کے ساتھ اموال میں بھی غیر معمولی ترقی ہوئی ہے۔ بعض ابتلاؤں کی میں نے نشان دہی کی' تاریخی طور پر آپ کو پڑھ کے سنائے کہ دیکھو جب پہلا ابتلاء آیا تو جماعت کے چندے ہزاروں میں تھے۔ جب دوسرا بڑا ابتلا آیا تو لاکھوں میں تھے جب تیسرا بڑا 1974ء والا ابتلاء آیا تو کروڑوں میں داخل ہو گئے اور اب جو عالمگیر سطح پر جماعت کے خلاف ایک مخالفت کا ہنگامہ اٹھا ہے' اس لئے اس کے پیش نظر مجھے یقین تھا کہ اگلی صدی سے پہلے جماعت کروڑوں کی بجائے اربوں میں داخل ہو جائے گی۔ پس جو حالات ابھی دکھائی دے رہے ہیں ان کے نتیجے میں میں یقین سے آپ کو کہتا ہوں کہ (اللہ نے چاہا تو) ایسا ہی ہو گا۔ دو تین سال کی بات ہے آپ بھی دیکھیں گے اور میں بھی دیکھوں گا اور سب دنیا دیکھے گی۔

جہاں تک جماعت احمدیہ کینیڈا کے کاموں کا تعلق ہے کچھ شکوہ بھی آپ سے کرنا ہے۔ کہتے ہیں ناخُوگرِ حمد ہم سے تھوڑا سا گلہ بھی سن لے' آپ لوگوں نے بہت وعدے کئے تھے' انفرادی طور پر بھی مجھے خط لکھے اور جماعتی طور پر بھی ریزولیوشن پاس کئے کہ ہم (دعوت الی اللہ) کے میدان میں (اللہ نے چاہا تو) بہت آگے قدم بڑھائیں گے۔ لیکن جو رپورٹیں مجھے مل رہی ہیں ان رپورٹوں میں ان وعدوں کے پورا کرنے کی طرف کوئی معین قدم نہیں اٹھائے جا رہے۔ حالانکہ جو وعدے کئے گئے ہیں وہ انفرادی طور پر مشکل نہیں ہیں۔ (دعوت الی اللہ) کا نظام قطروں کی طرح چلتا ہے اور قطرہ قطرہ گرنے سے بعض دفعہ بڑے بڑے سمندروں میں بھی طوفان برپا ہو جاتے ہیں۔ پس بارش قطروں کی طرح بنتی ہے اور آسمانی فیض کی بارش بھی جو خدا تعالیٰ کے بندوں کے ساتھ منسلک ہوتی ہے وہ بھی قطروں کی طرح ہوتی ہے۔ پس جتنے بندے خدا کی راہ میں اپنے قطرات پیش کریں اس سے بہت زیادہ آسمان سے خدا تعالیٰ کے فضلوں کی بارش برسا کرتی ہے۔ یہ ایک خیالی بات نہیں' کوئی رومانی تصور نہیں' یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس کو میں نے ہمیشہ دیکھا اور اگر تاریخ مذہب کا مطالعہ کریں تو آپ کو اس حقیقت کے سوا اور کوئی حقیقت دکھائی نہیں دے گی۔ قطروں کا آغاز جو آسمانی رحمت کے قطرے ہیں زمین پر بندوں سے ہوتا ہے' افراد سے بات چلتی ہے۔ ان کی دعائیں' ان کے دلوں کی پاک تبدیلیاں ابر رحمت کو کھینچ لاتی ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ جو بے شمار دینے والا ہے وہ گنتی کا حساب چھوڑ دیتا ہے۔ پھر خدا تعالیٰ کے فضل سے کثرت سے آسمان سے وہ بارشیں برستی ہیں جو دنیا میں کایا پلٹ دیا کرتی ہیں' پاک تبدیلیاں پیدا کیا کرتی ہیں۔

کینیڈا کے احمدیوں کا فرض ہے کہ اس حقیقت کو جانیں اور پہچانیں اور اپنی انفرادی کوشش کو یعنی ہر فرد بشر اپنی انفرادی کوشش کو اس راہ میں ڈال دے اور دعا کر کے ڈالے اور اللہ تعالیٰ سے یہ عہد کرے کہ وہ اپنے اندر تمام ضروری پاک تبدیلیاں پیدا کرے گا۔ یہ وہ بنیادی چیز ہے جس کی طرف میں آج آپ کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔ ہر احمدی کی خواہش کے پورا ہونے کے درمیان کچھ اقدامات ہیں جو ضرور کرنے ہوں گے۔ بہت سے انسان ہیں جن کی بڑی بڑی خواہشیں ہوتی ہیں' خدا ہمیں زمین دے' اس کے بعد سبزہ زار دے' بڑے بڑے باغ بنائیں' بہت عظیم الشان کوٹھیاں اور محل تعمیر کریں۔ کئی خواہشیں ہیں جو انسان سے لپٹی ہوئی ہیں۔ مگر وہ خواہشیں محض اس لئے تو پوری نہیں ہو جایا کرتیں کہ خواہش ہے۔ ان کی طرف قدم بڑھانے کی ضرورت ہوتی ہے اور حکمت کے ساتھ۔

بہت سے لوگوں میں زمیندارہ کی صلاحیتیں نہیں ہوتیں۔ وہ جتنی اونچی خواہش کریں اتنی ہی تیزی سے ان کا سارا سرمایہ برباد ہو جاتا ہے۔ بڑے بڑے منصوبے بناتے ہیں سب کچھ مٹی میں ڈوب جاتا ہے اور پھر نکلتا نہیں۔ کئی تجارت کے بڑے خواہاں ہوتے ہیں اور بڑے بڑے قرضے لے کر بھی تجارتیں شروع کر دیتے ہیں اور بالآخر گھر کا ساز و سامان بھی بیچنا پڑتا ہے۔ محض خواہش کافی نہیں' خواہش پورا کرنے کی صلاحیت ضروری ہے۔ اگر خواہش پورا کرنے کی صلاحیت ہو تو دو کوڑی سے بھی انسان اپنے کام چلا لیتا ہے۔ دنیا میں بڑے بڑے Millionaires رہتے ہیں جو نہایت معمولی کام کیا کرتے تھے اور ان میں صلاحیت موجود تھی۔ پس اس صلاحیت کو جب انہوں نے اپنی خواہش کے مطابق ڈھالا تو حیرت انگیز تبدیلیاں پیدا ہوئیں۔ ان کے ناموں کی تفصیل کی ضرورت نہیں' دنیا میں ان کے نام چھپے ہیں' پھیلے پڑے ہیں' کچھ بھی نہیں تھا ان کے پاس لیکن خدا تعالیٰ نے ان کی صلاحیت کو قبولیت سے نوازا اور بہت بہت بڑے بڑے Millionaires بلکہ Billionaires ان میں سے پیدا ہو گئے۔

تو آپ اگر (دعوت الی اللہ) کی خواہش رکھتے ہیں' اگر آپ (دعوت الی اللہ) کی خواہش کے مطابق کچھ کام بھی کرتے ہیں اور پھل نہیں لگتا تو پہلی بات سوچنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ کچھ ٹھہریں اپنے نفس پر غور کریں۔ لازماً اس لئے پھل نہیں لگتا کہ آپ میں صلاحیت نہیں ہے اور جس صلاحیت کی میں بات کرنے لگا ہوں وہ صلاحیت پاک تبدیلی کی صلاحیت ہے۔ جب تک انسان کے اندر ایک غیر معمولی پاک تبدیلی پیدا نہ ہو اس کی (دعوت الی اللہ) کی محنت اور کوششوں کو پھل نہیں لگ سکتا۔ یہ مضمون میں بار بار پہلے بھی کھول چکا ہوں آج پھر اس مضمون کو دہرانے لگا ہوں کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ کینیڈا کی سرزمین پر اس مضمون کو دہرانا لازم ہے۔ آپ سب کو میں مخاطب کر کے یہ باتیں سمجھا رہا ہوں۔

روحانی انقلاب پیدا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ بندے کے اندر ایک روحانی انقلاب چاہتا ہے۔ جو شخص یہ فیصلہ کرے وہ سب سے پہلے اپنے اندر ایک روحانی انقلاب پیدا کر کے دکھائے۔ اگر ایسا نہیں کرے گا تو جن لوگوں کو خدا کے رستے کی طرف بلائے گا عملاً وہ رستہ خدا کا رستہ نہیں ہو گا وہ ان کی ذات کا رستہ ہو گا جو خدا سے دوری کا ایک رستہ ہے۔ یہ تفصیل میں پہلے کھول کر مثالوں سے ثابت کر چکا ہوں۔ آج میں حضرت (بانی سلسلہ) کا ایک اقتباس آپ کے سامنے رکھتا ہوں اس کو غور سے سنیں اور جان لیں کہ انسان کے اندر خدا کے رستے کی طرف بلانے اور خدا تعالیٰ تک پہنچانے کے لئے جو طاقتیں ہیں وہ آسمانی فضل کے ساتھ وابستہ ہیں۔ اور جب تک خدا کی تقدیر آپ کے اندر کوئی پاک تبدیلی نہ دیکھے وہ غیر معمولی طاقتیں آپ کو نصیب نہیں ہو سکتیں جو دنیا کی کایا پلٹ دیا کرتی ہیں۔

حضرت (-) بانی سلسلہ فرماتے ہیں۔ (کلام الٰہی) کی زبردست طاقتوں میں سے ایک یہ طاقت ہے کہ اس کی پیروی کرنے والے کو معجزات اور خوارق دیئے جاتے ہیں۔" معجزے سے مراد یہ ہے کہ اس کی خاطر اللہ تعالیٰ کئی ایسے نمونے دکھاتا ہے جو عام دنیا کی تدبیر کے نتیجے میں پیدا نہیں ہوا کرتے۔ سب سے بڑھ کر معجزے یا معجزوں کا فیض پانے والا انسان خود جانتا ہے' وہ جانتا ہے کہ کس طرح چھوٹی چھوٹی باتوں میں ایسی غیر معمولی باتیں بظاہر اتفاقاً پیدا ہو گئیں جنہوں نے مل کر اس کے کام کو ایسی غیر معمولی طاقت بخشی کہ وہ اپنی تکمیل کو پہنچ جائے۔ ایسی مثالیں بے شمار ہیں۔ میں اپنی زندگی کے تجربے سے اور اپنے ماحول میں احمدیوں کی زندگی کے تجربے سے اور اکثر ان کے خطوط سے یہ جانتا ہوں کہ سب سے بڑا معجزے کا قائل وہ شخص ہوتا ہے جو خود معجزہ دیکھتا ہے' اس کے گرد و پیش معجزہ بن رہا ہوتا ہے اور وہ کامل یقین سے جانتا ہے کہ یہ اتفاقات کا نتیجہ نہیں' یہ تقدیر الٰہی ہے جو کام کر رہی ہے۔

اس ضمن میں ایک لفظ ہے جس کو خوارق کہتے ہیں۔ حضرت بانی سلسلہ نے خوارق کا لفظ بڑی گہرائی اور حکمت سے استعمال فرمایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں روزمرہ کے قوانین میں انسان سے کچھ نیکیوں کی توقع ہوتی ہے اگر اس کی نیکیاں روزمرہ کے قوانین سے بڑھ جائیں اور حیرت انگیز عام انسان سے ہٹ کر ایک الگ راہ اختیار کریں تو اللہ تعالیٰ کی یہ تقدیر بھی ایسے بندے کے لئے عام قوانین سے ہٹ کر ایک الگ راہ اختیار کرتی ہے اور حیرت انگیز واقعات پیدا ہوتے ہیں جس کو دنیا سمجھ نہیں سکتی کہ کیوں ایسا ہوا کیونکہ بظاہر دنیا کے قوانین کے مطابق نہیں ہوا کرتے۔ جیسے انسانی فطرت کے قوانین سے ہٹ کر ایک شخص نے خدا کی خاطر کام کیا اسی طرح اللہ اپنے قوانین سے بالا اور بظاہر ان سے ہٹ کر ایک کام کرتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کو اپنے قوانین توڑنے کی ضرورت نہیں ہوا کرتی۔ اس کے قوانین کے دائرے ہیں جو ایک کے بعد دوسرے دائرے اس طرح چلتے ہیں کہ نچلے دائرے والے لوگ اوپر کے دائرے کے کاموں کو نہیں سمجھ سکتے۔

اور ایک دوسری بات یہ نہ سمجھنے کی کہ ایک خارق کس طرح وجود میں آتا ہے یہ ہے کہ اس زمانے کی سائنس کے مطابق ایک بات ناممکن الوقوع ہے اگر وہ بات ہوئی تو گویا اس نے سائنس کے تخمینوں کو توڑ کے رکھ دیا اور ایسی بات ہونا ممکن ہی نہیں۔ لیکن ہزار سال بعد پھر سائنسدانوں کی نظر انہی واقعات پر پڑتی ہے تو وہ سمجھ لیتے ہیں اور بتا سکتے ہیں کہ وہ کون سے غیر معمولی واقعات ہوئے تھے جنہوں نے اپنے وقت میں ایک اعجاز دکھایا' ایسا اعجاز جو قانون قدرت میں عموماً ممکن نہیں ہے۔ بہت سی مثالیں اس وقت میرے ذہن میں بھی ہیں مگر میں سمجھتا ہوں کہ خطبہ لمبا ہو جائے گا ان کو میں چھوڑتا ہوں' کچھ ایسی مثالیں ہیں جو حضرت (بانی سلسلہ) نے خود اپنے اس کلام میں دے دی ہیں۔ پس میں سرِدست انہی پر اکتفا کروں گا۔

فرماتے ہیں" (کلام الٰہی) کی پیروی کرنے والے کو معجزات اور خوارق دیئے جاتے ہیں اور وہ اس کثرت سے ہوتے ہیں کہ دنیا ان کا مقابلہ نہیں کر سکتی چنانچہ میں یہی دعویٰ رکھتا ہوں" یہ دعویٰ ہے حضرت بانی سلسلہ کا "چنانچہ میں یہی دعویٰ رکھتا ہوں اور بلند آواز سے کہتا ہوں کہ اگر دنیا کے تمام مخالف' کیا مشرق اور کیا مغرب کے ایک میدان میں جمع ہو جائیں اور نشانوں اور خوارق میں مجھ سے مقابلہ کرنا چاہیں تو میں خدا تعالیٰ کے فضل سے اور توفیق سے سب پر غالب رہوں گا۔ اور یہ غلبہ اس وجہ سے نہیں ہو گا کہ میری روح میں کچھ زیادہ طاقت ہے بلکہ اس وجہ سے ہو گا کہ خدا نے چاہا ہے (-)

یہ ساری باتیں کتابوں میں لکھی ہوئی اور (-) میں مذکور تاریخ کا حصہ بنی رہیں گی اور عملاً دنیا کے سامنے ان معجزات کو ایک زندہ صورت میں دکھانے والا اور کوئی نہیں رہے گا اور ہر زمانہ ایک زندہ مثال کو چاہتا ہے۔ ہر زمانہ چاہتا ہے کہ وہ باتیں جو ماضی میں گویا ایک افسانہ بن گئی تھیں وہ پھر حقیقت کے طور پر دنیا میں رونما ہوں تاکہ دنیا جان لے کہ یہ سچی باتیں ہیں اور خدا تعالیٰ اسی طرح دنیا میں عمل دکھاتا ہے۔ حضرت بانی سلسلہ فرما رہے ہیں کہ یہ وجہ ہے کہ مجھے اس دور میں خدا تعالیٰ نے اس کام کے لئے چنا ہے۔ لیکن ساتھ ہی اپنے انکسار کی وجہ سے فرماتے ہیں کہ یہ بات نہیں کہ میری روح میں کچھ زیادہ طاقت ہے۔ انکسار بھی ہے یہ اور حقیقت بھی۔ روح میں ذاتی طور پر زیادہ طاقت نہیں لیکن روح القدس کی طاقت سے مل کر الٰہی منشاء کے مطابق ڈھل کر حضرت بانی سلسلہ کی روح میں ایک غیر معمولی طاقت تھی اور یہ ایسی روحانی طاقت ہے جس کا آپ مشاہدہ کر سکتے ہیں۔ آپ سب بھی دیکھ سکتے ہیں' اپنی ذات میں دیکھ سکتے ہیں' اپنے گرد و پیش اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر سکتے ہیں کہ واقعتہً روحوں میں اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کے منشاء کے مطابق بعض غیر معمولی طاقتیں عطا ہوتی ہیں جو روح القدس سے تائید پاتی ہیں اور طاقت رکھنے والا انسان بھی جان لیتا ہے کہ مجھ میں ایک غیر معمولی طاقت پیدا ہو چکی ہے اور دنیا بھی اس کو دیکھتی ہے اور اس کی طاقتوں کو پہچانتی ہے۔ فرماتے ہیں۔ "خدا تعالیٰ نے مجھے توفیق دی ہے کہ میں اس کے (-) قوی الطاقت کلام کی پیروی کرتا ہوں اور اس سے محبت رکھتا ہوں اور وہ خدا کا کلام جس کا نام (کلام الٰہی) ہے جو ربانی طاقتوں کا مظہر ہے میں اس پر ایمان لاتا ہوں اور (کلام

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الہی) کا یہ وعدہ ہے (۔) اس وعدہ کے موافق خدا نے یہ سب مجھے عنایت کیا ہے۔"

اب یہ تین چیزیں ہیں جن کا وعدہ ہر ایک سے ہے۔ یہ خیال درست نہیں کہ صرف حضرت بانی سلسلہ سے وعدہ ہے۔ ہر فرد بشر سے اللہ تعالیٰ کلام الہی کی معرفت یہ وعدہ کرتا ہے۔ یہ تین باتیں اس پر فرض ہو جاتی ہیں کہ وہ ضرور ایسا کر کے دکھائے گا اس لئے اپنی ذات کو ان وعدوں سے محروم کیوں رکھتے ہیں ہیں۔ پہلا ہے (۔) ان کے لئے اس دنیا میں خوشخبری ہے۔ پس وہ لوگ جو خدا سے تائید پاتے ہیں وہ بے یار و مددگار نہیں چھوڑے جاتے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ ان کو اس دنیا میں وہ خوشخبریاں نہ ملیں جو بہت سے نیک کہلانے والے لوگ آخرت سے منسوب کر دیتے ہیں کہ آخرت میں ملیں گی۔ اس دنیا میں بھی خدا تعالیٰ ان کو ضرور خوشخبریاں دیتا ہے۔

اور دوسرا وعدہ یہ ہے (۔) روح القدس سے ان کی تائید ہوتی ہے۔ ایسے حالات میں وہ باتیں کہتے ہیں جو بظاہر ناممکن حالات ہوتے ہیں۔ مگر جو روح القدس ہے اس کی تفصیل میں یہاں جانے کی ضرورت نہیں پہلے میں بیان کر چکا ہوں کہ روح القدس کی کیا حقیقت ہے۔ مگر جو بھی حقیقت ہے وہ ایک غیر معمولی طاقت ہے جو جب ساتھ دینا شروع کرتی ہے تو پھر کبھی نہیں چھوڑتی۔ روح القدس کی دیگر صفات میں سے ایک یہ صفت ہے۔ روح القدس اس شخص کی الہی تائید کو نہیں کہتے جو تائید بعد میں اس کی بداعمالیوں کی وجہ سے یا بدنصیبی سے اس کا ساتھ چھوڑ دے۔ ایسی تائید کو اس وقت جبکہ یہ تائید ہو رہی ہو اعجازی تائید کہا جا سکتا ہے' اللہ کی طرف سے تائید کہا جا سکتا ہے مگر اگر وہ چھوڑ دے تو وہ تائید روح القدس کی تائید نہیں۔ کئی لوگ سمجھتے نہیں کہ عام تائید میں اور روح القدس کی تائید میں فرق کیا ہے۔ یہ بنیادی فرق ہے۔ روح القدس یعنی پاکی کی روح کی تائید یہ ایک ایسی تائید ہے جو زندگی بھر پھر کبھی اس کا ساتھ نہیں چھوڑتی۔ ناممکن ہے کہ روح القدس اترے اور پھر انسان کو بے یار و مددگار چھوڑ کے واپس چلا جائے۔

تیسری بات آپ فرماتے ہیں (۔) تمہارے لئے فرقان بھی پیدا کرے گا یعنی دنیا تمہارے اور تمہارے غیر کے درمیان فرق محسوس کرے گی اور وہ الہی فرقان وہ فرق دکھادے گا جو خدا کے بندوں میں اور ان میں جو خدا کے بندے نہیں بننا چاہتے ایک فرق کر کے دکھایا کرتی ہے۔ فرمایا یہ سب مجھے عنایت کیا ہے۔ اب اس کی تفصیل میں فرماتے ہیں کہ جو لوگ سچے دل سے (کلام الہی) پر ایمان لاتے ہیں اور اس پر عمل کرتے ہیں ان کو یہ یہ نشان جن کا ذکر ہے ان ان صورتوں میں دکھائے جاتے ہیں۔ ان کو مبشر خوابیں (خدائی خبریں دی جائیں گی) یعنی بکثرت دیئے جائیں گے ورنہ شاذ و نادر کے طور پر کسی دوسرے کو بھی سچی خواب آسکتی ہے مگر ایک قطرے کو ایک دریا کے ساتھ کچھ نسبت نہیں اور ایک پیسے کو ایک خزانے سے کچھ مشابہت نہیں۔

اور پھر فرمایا کہ کامل پیروی کرنے والوں کی روح القدس سے تائید کی جائے گی یعنی ان کے فہم اور عقل کو غیب سے ایک روشنی ملے گی اور ان کی کشفی حالت نہایت صفا کی جائے گی اور ان کے کام اور کلام میں تاثیر رکھی جائے گی اور ان کے ایمان نہایت مضبوط کئے جائیں گے۔ پھر فرمایا کہ خدا ان میں اور ان کے غیر میں ایک فرق بیّن رکھ دے گا۔ جو پہلے میں نے روح القدس کی علامتوں میں سے ایک بیان کی ہے وہ اگرچہ یہاں بیان نہیں ہوئی مگر حضرت (بانی سلسلہ) کے دوسرے کلام سے واضح طور پر وہی روح القدس کی تعریف فرمائی گئی ہے جو میں نے آپ کے سامنے رکھی تھی اور چونکہ یہ باتیں آپ نے سنی تھیں' جو بات نہیں سنی تھی وہ میں نے اس مضمون میں داخل کر دی ہے کہ روح القدس کی ایک واضح علامت دیکھنے والا یہ محسوس کرے گا کہ روح القدس پھر چھوڑے گی نہیں۔

اور یہ باتیں جو حضرت (بانی سلسلہ) نے بیان فرمائی ہیں یہ ہیں "فہم اور عقل کو غیب سے ایک روشنی ملے گی' عام طور پر ایک انسان بظاہر دنیا میں بے وقوف دکھائی دیتا ہے لیکن جب وہ تقویٰ میں ترقی کرتا ہے تو اسے روح القدس ایک ایسی عقل عطا فرماتی ہے کہ سادہ' دیکھنے میں بالکل سادہ انسان ایسا ایسا کلام کرتا ہے کہ انسان حیران رہ جاتا ہے اور ایسے کلام کرنے والے میں نے احمدیوں میں بھی بہت دیکھے ہیں' ان پڑھ لوگ' زمیندار لوگ' بظاہر ان کو دنیا کے مسائل کا علم نہیں مگر تقویٰ کی وجہ سے اور روح القدس کی وجہ سے ان کا دماغ روشن ہو چکا ہوتا ہے۔ وہ جب بھی بات کرتے ہیں گہری فراست کی بات کرتے ہیں۔ فرمایا "عقل کو غیب سے ایک روشنی ملے گی اور ان کی کشفی حالت نہایت صاف کر دی جائے گی۔"

کشفی حالت کے صاف کئے جانے کا مطلب یہ ہے کہ عام طور پر لوگ اونگھ کی حالت میں جو محسوس کرتے ہیں اسے کشف سمجھ لیتے ہیں اور ایسا تجربہ بارہا ہوا ہے اور ایسے لوگ پھر ٹھوکر کھا کر بہت دور بھی نکل جاتے ہیں کہ وہ اپنے نفس کے خیالات کو جو اونگھ کی حالت میں بعض دفعہ زبان پہ بھی جاری ہو جاتے ہیں' بعض دفعہ تصویری صورت میں بھی ظاہر ہوتے ہیں ان کو خدا کا کلام سمجھ کر وہ اس پر اتنا تکبر شروع کر دیتے ہیں کہ اگر انہیں سمجھایا جائے کہ خدا ایسے لغو کلام نہیں کیا کرتا' تمہارا وہم ہے کہ یہ خدا نے تمہیں کہا ہے۔ وہ انکار کر دیں گے اور کہیں گے نہیں ہم جانتے ہیں خدا نے ہم سے کلام کیا ہے۔ لیکن وہ صاف کلام نہیں ہوتا۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ وہ باتیں جو وہ بیان کرتے ہیں وہ کبھی بھی پوری نہیں ہوتیں۔ خدا کا کلام اور وہ دنیا میں پورا نہ ہو' خدا کا کلام جو ایسا ابہام رکھتا ہو کہ کچھ سمجھ میں نہ آئے کہ آخر اس کا مقصد کیا ہے ایسے لوگ سمجھتے ہیں کہ ہمارے نفس کی بڑائی کا ایک نشان ہے۔ وہ نشان سمجھتے رہیں مگر اتنے ہی رہتے ہیں جتنے پہلے دن تھے بلکہ بعض دفعہ آخری عمر میں اور بھی چھوٹے ہو جاتے ہیں۔ کوئی ان کے کلام کو خدا کا کلام نہیں سمجھتا۔ وہ کلام خود نہیں بولتا' اس کے اندر طاقت نہیں کہ فرقان کے طور پر دنیا کو دکھا سکے کہ یہ خدا کا کلام ہے۔

پس جن کو روشنی ملتی ہے ان کی کشفی حالت نہایت صفا کی جائے گی اور ان کے کلام اور کام میں تاثیر رکھی جائے گی اور ان کے ایمان نہایت مضبوط کئے جائیں گے' اور پھر فرمایا کہ خدا ان میں اور ان کے غیر میں ایک فرق بیّن رکھ دے گا" یعنی بمقابل ان کے باریک معارف کے جو ان کو دیئے جائیں گے اور بمقابل ان کرامات اور خوارق کے جو ان کو عطا ہوں گی دوسری تمام قومیں عاجز رہیں گی۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ قدیم سے خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ پورا ہوتا چلا آتا ہے اور اس زمانے میں ہم خود اس کے شاہد رؤیت ہیں۔" شاہد رؤیت بہت مزیدار اور ایک نئی ترکیب ہے جو حضرت بانی سلسلہ نے یہاں Coin کی ہے یعنی اس کو خود بنایا ہے۔ رؤیت ایک اور چیز ہے کہ کسی چیز کو دیکھ لینا لیکن شاہد رؤیت کا مطلب یہ ہے کہ بعینہٖ اس رؤیت کے سامنے کھڑے ہوں اور یہ گواہی دے سکیں کہ جیسے واقعتہً یہ واقعہ میری آنکھوں کے سامنے گزرا ہے۔

"یہ تو ہم نے (کلام الہی) کی اس زبردست طاقت کو بیان کیا ہے جو اپنی پیروی کرنے والوں پر اثر ڈالتی ہے۔ لیکن وہ دوسرے معجزات سے بھی بھرا ہوا ہے (۔) اب یہ وہ معجزات ہیں اور تائیدات الٰہیہ ہیں جو خود بول رہی ہیں۔ ایسے واقعات اگر کوئی شخص دکھا سکتا ہے تو بتائے اور پیش خبریاں کرے کہ یہ واقعہ ہونے والا ہے جب کہ اس کا نام و نشان بھی کوئی نہ ہو۔ (۔)

یہ چند باتیں میں آپ کے سامنے رکھ کر آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ زمین پہ بھی ایک معجزہ رونما ہونے والا ہے اور وہ احمدیت کے غلبے کا معجزہ ہے۔ اس غلبے کے معجزے میں آپ شامل ہوں۔ آپ میں سے ہر وجود اپنا حصہ ڈالے۔ اور یاد رکھے کہ اپنے اندر جتنی بھی پاک تبدیلیاں وہ کرے گا اسی قدر خدا کی تائید اور روح القدس کی تائید اس کو حاصل ہو گی۔ وہ ایسے معجزے بھی دکھا سکتا ہے جسے آج کا زمانہ خلاف ہیئت سمجھے اور پانچ سو سال یا ہزار سال کا زمانہ ثابت کرے کہ وہ خلاف ہیئت نہیں تھا مگر اس کا ہو جانا یقینی ہو۔ یہ فرق ہے فرضی باتیں کرنے والے اور حقیقی خدا کی تائید سے باتیں کرنے والوں کے درمیان۔ خدا کے بندے جب ہیئت کے خلاف کوئی بات کرتے ہیں تو' خلاف ہیئت یعنی قانون قدرت کے خلاف ہونے کے باوجود' وہ زمانہ اس کی تائید کرتا ہے کہ ایسا ہوا ضرور ہے اگرچہ یہ خلاف قانون قدرت ہے۔

پس جو معجزہ میں آپ سے چاہتا ہوں وہ یہ معنے رکھتا ہے کہ ہو جائے اور بظاہر اس کا ہونا ناممکن ہو۔ یہ معجزے (کلام الہی) آج بھی دکھا سکتا ہے اور ضرور دکھائے گا۔ کینیڈا کو بدلنا یعنی روحانی طور پر اس کو اللہ تعالیٰ کے منشاء کے مطابق ڈھالنا بہت بڑا معجزہ ہے۔ اتنا عظیم الشان معجزہ ہے کہ حیرت ہوتی ہے۔ کینیڈا کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک نظر کر کے دیکھیں کتنا بڑا معجزہ ہے۔ کتنے بے شمار انسان یہاں بستے ہیں لیکن ان کو الہی تقدیر کے مطابق تبدیل کرنا ممکن ہے اور آپ سب کے لئے ممکن ہے۔ نسخہ وہی ہے جو میں آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں کہ اپنے اندر ایسی تبدیلیاں پیدا کریں جو اللہ کو پسند آئیں اور ان تبدیلیوں کے نتیجہ میں اللہ قوم میں وہ تبدیلیاں پیدا کرے جو آپ کی طاقت سے بڑھ کر ہیں ان معنوں میں کہ آپ نیکی اختیار بھی کریں تب بھی آپ خود بخود وہ تبدیلیاں پیدا نہیں کر سکتے۔ آپ کی نیکیاں پہلے مقبول ہوں گی' آپ کی قربانیاں پہلے خدا کی نظر میں آئیں گی' ان قربانیوں پر جب اللہ نظر رکھے گا تو ایسی تبدیلیاں پیدا کرے گا جو دیکھ کر آپ حیران رہ جائیں گے۔ آپ کی توقعات سے بڑھ کر ہوں گی۔

پس جو باتیں میں آپ سے کہہ رہا ہوں یہ اگرچہ عجیب ضرور ہیں مگر ان کا ہونا ممکن ہے اور ہو تا رہا ہے۔ اور وہ ابتداء میں جو مضمون میں نے آپ کے سامنے رکھا تھا یعنی مالی لحاظ سے خدا تعالیٰ نے جماعت کی توفیق بڑھانی شروع کی اس کے متعلق یہ خبر دینا کہ ایسا ہو جانا ہے دیکھیں وہ میرے بس کی بات نہیں تھی۔ اور دنیا کے قوانین بتا رہے تھے کہ جماعت کی تو جائیدادیں لٹ رہی ہیں' لوگ احمدیوں کو غریب کرنے کے لئے ہر قسم کے ہتھکنڈے استعمال کر رہے ہیں' حکومتیں بعض جگہ ان کی تائید میں ہیں' ہر جگہ یہ مخالفت ہوئی یہاں تک کہ معلوم ہوتا تھا کہ ان کو پیس کر صفحہ ہستی سے مٹا دیا جائے گا۔ لیکن گزشتہ 1974ء یا 1984ء کہنا چاہئے۔ 1984ء کے دور کے بعد آپ اگر غور کریں تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ جن جن کے اموال کو خطرہ لاحق ہوا تھا' ان کی زندگی کو خطرہ لاحق ہوا تھا ان کو اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی برکتیں عطا فرمائیں اور بہت سے ایسے خاندان ہیں جن کے نام میرے ہاتھ سے لکھے ہوئے خط اب تک ان کے پاس موجود ہیں' ان کو میں نے کامل یقین سے بتایا تھا میں نے کہا آپ کو یہ بات عجیب دکھائی دے گی مگر میں آپ کو اپنی تحریر سے' ہاتھ سے لکھ کر بتا رہا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ضرور آپ کے حالات کو پلٹے گا اور غیر معمولی برکتیں آسمان سے نازل ہوں گی جن کا آپ تصور بھی نہیں کر سکتے اور اللہ تعالیٰ نے بعینہٖ ایسا کر کے دکھایا۔

پس خدا تعالیٰ کی قدرتوں پر یقین رکھنے کے لئے بناء ہونی چاہئے۔ کسی مضبوط پلیٹ فارم پر کھڑے ہو کر ایک انسان ایک دعویٰ کر سکتا ہے۔ جماعت احمدیہ کی عجائب کی تاریخ جو خدا تعالیٰ سے جماعت کو عطا ہوئے اس تاریخ پر نظر رکھ کر میں اس مقام پر کھڑا ہوں جس پر میں یقین کے ساتھ آپ کو بتا سکتا ہوں کہ یہ الہی تقدیریں ہیں جو آپ کے حق میں لازماً پوری ہونے والی ہیں۔ آپ کا صرف اتنا کام ہے کہ اپنا دامن پھیلائیں اور خدا کے فضلوں کا شکر ادا کرتے ہوئے جس حد تک آپ کی جھولیاں بھری جا سکتی ہیں بھرتی چلی جائیں لیکن خدا یہ جھولیاں بڑھا بھی دیتا ہے۔ ہم نے تو یہی دیکھا ہے اپنی توفیق کے مطابق جب بھی مانگا خیال یہ تھا کہ بس اتنی سی توفیق ہے اور جب وہ عطا ہوا تو وہ توفیق بڑھ گئی اور جب وہ نئی توفیق کی جھولی بھری تو پھر اور جھولیاں عطا ہوئیں اور توفیقیں بڑھیں۔ خدا تعالیٰ کے فضلوں پر لالچ کی نظر رکھنا' میں لالچ اس لئے کہتا ہوں کہ انسان ایک لالچی جانور ہے وہ خدا تعالیٰ کے فضلوں پر ایک نظر رکھتا ہے اور سمجھتا ہے کہ بڑا مشکل کام ہے مگر جب وہ ہو جاتا ہے تو ضرور اس کی لالچ بڑھ جاتی ہے اس کا دامن پھیل جاتا ہے اور پھر وہ کہتا ہے کہ اچھا اللہ میاں یہ کر دیا تو کچھ اور بھی کر دے تو جب وہ اور ہو جاتا ہے تو پھر آدمی حیران رہ جاتا ہے کہ یہ تو ممکن نہیں تھا یہ بھی ہو گیا ہے چلو کچھ اور مانگ لیتے ہیں۔ تو خدا تعالیٰ کی عطا کے انداز آپ کے تصور میں بھی نہیں آسکتے۔ حیرت انگیز پیارے انداز ہیں۔ ہر بات جو آگے بڑھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کر آپ ناممکن سمجھتے ہوئے پھر بھی خدا سے مانگتے ہیں اور یقین رکھتے ہیں کہ وہ پوری کر سکتا ہے اسی طرح پوری کر دیتا ہے بلکہ اس سے بڑھ کر جہاں تک آپ کا تصور بھی نہیں پہنچ سکتا وہ اللہ اپنے فضل سے اس کو پورا کرتا چلا جاتا ہے۔ پس میں امید رکھتا ہوں کہ اس نکتے کو سمجھتے ہوئے اپنی جھولیاں خدا کے حضور پھیلائیں' دعائیں کریں اور یہ ضروری تبدیلیاں اپنے اندر پیدا کریں جس کے بغیر محض جھولی پھیلانا کافی نہیں۔ جب وہ تبدیلیاں ہو جائیں گی تو آپ کا دامن بھرا جائے گا اور پھر اللہ آپ کو خود نئی دعائیں سکھائے گا' بڑی مزے مزے کی دعائیں ہوں گی۔ آپ خدا سے ایسی پیار کی باتیں کریں گے کہ اس کے بعد اس کا نشہ کئی دن جاری رہے گا کہ ہم نے اللہ سے یہ بھی کہہ دیا اور وہ بھی کہہ دیا مگر خدا ان باتوں کو پورا کر دے گا اور ایسا ہی ہو گا۔

پس میں امید رکھتا ہوں کہ (اللہ نے چاہا تو) جماعت احمدیہ کینیڈا اپنے اندر ایک اعجازی تبدیلی پیدا کرے گی اور یہ تبدیلی دیکھ کر ساری دنیا اس سے سبق لے گی۔ خصوصیت کے ساتھ آپ پر یہ فرض ہے کیونکہ حکومت کینیڈا اور کینیڈا کے بااثر لوگوں نے آپ سے ہمیشہ حسن سلوک کیا ہے۔ کینیڈا کے سوا مجھے کبھی کوئی ملک ایسا نظر نہیں آیا جس نے اتنا شفقت کا سلوک جماعت احمدیہ سے کیا ہو' ایسی شرافت کے نمونے دکھائے ہوں' اپنے بلند حکومت کے مقامات سے اتر اتر کر جماعت کی تائید میں اپنے آپ کو پیش کیا ہو اور یہ مزاج کینیڈا کا ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک اسی طرح ہے۔ پس (۔) اگر آپ نے خدا کے بندوں کا شکر ادا کیا جن کا میں ذکر کر رہا ہوں تو (بڑھانے) کا کام اللہ پر چھوڑ دیں وہ ضرور آپ کو بڑھائے گا اور اس کے نتیجے میں مزید شکر کے مواقع آپ کے لئے پیدا فرمائے گا۔ پس میں امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ (اللہ نے چاہا تو) ہر دفعہ جو مجھے کینیڈا آنے کی توفیق ملی گی مجھے احمدیت کی سر زمین کو بڑھتا اور پھیلتا ہوا دکھائے گا۔ پہلے سے بڑھ کر نئے چہرے آئیں گے جیسا کہ جرمنی میں مجھے ہمیشہ ایسا ہی معلوم ہوا۔ جب بھی میں گیا ہوں کثرت کے ساتھ نئے چہرے دکھائی دیئے ہیں جو پہلے کبھی دکھائی نہیں دیئے تھے بڑے ولولے اور جوش کے ساتھ وہ جماعتی کاموں میں حصہ لیتے ہیں۔ اللہ آپ کو بھی اسی کی توفیق عطا فرمائے۔

ooo

یاد رفتگان

میر قمر سلیمان احمد

محترم بریگیڈئیر (ر) وقیع الزمان خان صاحب

مورخہ 28۔ اکتوبر 1997ء کو خاکسار ضلع لیہ میں تھا شام کو چوبارہ پہنچا وہاں سے ارادہ تھا کہ نواحی گاؤں شیر گڑھ جاؤں۔ چوبارہ میں مکرم محمود احمد صاحب ناظم انصار اللہ ضلع لیہ کی دوکان پر پہنچا تو انہوں نے بتایا کہ ربوہ سے فون آیا ہے کہ مکرم بریگیڈئیر وقیع الزمان خان صاحب کی طبیعت شدید خراب ہے اس لئے فوراً ربوہ پہنچوں۔ چنانچہ بس پر اسی وقت روانہ ہوا۔ دل میں بے شمار اندیشے تھے۔ بریگیڈئیر صاحب دل کے پرانے مریض تھے لیکن اس مزاج کے نہیں تھے کہ صرف بیماری کی وجہ سے عزیزوں کو اپنے اردگرد اکٹھا کرلیں یقیناً بات بیماری سے زیادہ بڑی تھی۔

رات دس بجے ربوہ پہنچا تو علم ہوا کہ بریگیڈئیر صاحب آج صبح بارہ بجے کے قریب اچانک اپنے خدا کے حضور حاضر ہو گئے ہم سب اللہ کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ بریگیڈئیر صاحب سے عزیزداری تو تھی ہی لیکن انہیں بہت قریب سے دیکھنے کا موقع اس وقت ملا جب میری ان کی منجھلی بیٹی سے شادی ہوئی۔ اس وقت میں نائیجیریا تھا 1985ء میں واپس آیا تو صحیح معنوں میں قریب سے دیکھا اور ان کی سیرت کے مختلف پہلو کھلتے چلے گئے۔ جن کا آج بغرض دعا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔

موصوف ایک نہایت سادہ طبیعت' علم دوست' مہمان نواز' نہایت ذہین اور شدید محبت کرنے والے انسان تھے کسی بھی معاملہ میں کوشش یہی ہوتی کہ کسی کو تکلیف نہ دیں اور خود لوگوں کی تکلیف پر تکلیف اٹھاتے۔ زندگی میں بہت سے مسائل کا سامنا کیا۔ کبھی کسی اور کو ان میں نہ الجھایا لیکن جب کسی کو کوئی مسئلہ درپیش ہوتا تو فوراً حاضر مدد کرنے کی ہر ممکن کوشش کرتے۔

طبیعت میں بے انتہا سادگی تھی۔ سادہ لباس میں بازار جاتے' گھر کا سودا سلف لاتے۔ کھانا پکانے کے شوقین تھے اور خاص طور پر قیمہ اور آلو گوشت اتنا لذیذ پکاتے کہ لوگ انگلیاں چاٹتے رہ جاتے عزیزوں میں آپ کے ہر دو ڈش بہت مقبول تھے۔ پکا کر کھلاتے اور خوش ہوتے۔ ہر شخص سے یوں ملتے گویا بہت عزیز ہے امیر' غریب چھوٹے بڑے کی کوئی تفریق نہیں تھی چھوٹوں کو بھی آپ کہہ کر بلاتے۔ آپ کی وفات کے بعد محلہ کی ایک خاتون نے بتایا کہ ان کا چھوٹا سا لڑکا ایک دن کسی معمولی کام سے گرمیوں کی دوپہر میں آپ کے گھر آگیا گھنٹی کی آواز سن کر خود باہر نکلے (آپ کو قیلولہ کی عادت تھی اور کہا کرتے تھے کہ میں نے تین جنگیں لڑی ہیں لیکن میدان جنگ میں بھی اس معمول کو نہیں توڑا) بچے کا کام کیا اور پھر اسے پیار سے کہا کہ بیٹا ہم بوڑھے لوگوں کا دوپہر آرام کرنے کا وقت ہوتا ہے۔

مہمان نواز اس قدر تھے کہ ابھی مہمان پوری طرح گھر میں داخل نہیں ہو پاتا تھا کہ آپ تکلفات شروع کر دیتے۔ چائے لا رہے ہیں بلکہ خود بنا کر لا رہے ہیں گھر میں اس کے ساتھ جو لوازمات موجود ہوں حاضر کر دیتے۔ سروس کے دوران بڑے شہروں میں رہے تو مہمانوں کی گھر میں آمد کے ساتھ ہی کسی اچھے ہوٹل سے کھانا لانے چل نکلتے۔ غرض مہمان نوازی سے دلی خوشی محسوس کرتے۔ اور اگر مہمان ان تکلفات کو دیکھ کر تردد کرتا تو اس بات کو محسوس کرتے تھے ان کے ہاں مہمان آتے اور کئی کئی روز رہتے بلکہ بعض اوقات تو ایام مہینوں میں بدل جاتے لیکن کبھی چہرے پر شکن نہیں اور روزانہ کی مہمانداری تو زندگی کا حصہ تھی۔ میری بیوی نے بتایا کہ گھر میں ایک زمانہ میں ایک ماہ میں صرف چائے کے اکیس ڈبے خرچ ہوئے۔

اپنے بیوی بچوں سے شدید پیار تھا اتنا کہ حیرت ہوتی تھی۔ بچوں کی چھوٹی سی خوشی کی خاطر بڑی سے بڑی قربانی کے لئے تیار ہو جاتے اور چھوٹی چھوٹی قربانیاں تو معمولی بات تھی کوئی چیز اگر خود پسند ہے اور کسی بچے کو بھی پسند ہے تو اپنا حصہ اصرار کرکے بچوں کو دے دینا۔ ان کی ذرا ذرا سی بات کا خیال رکھنا اور تکلیف محسوس کرنا۔ ان کی بیماری میں بہت پریشان ہو جاتے تھے۔ ادویات لا رہے ہیں پھل بھجوا رہے ہیں۔ ٹمپریچر لے رہے ہیں غرض کہ بچوں کی ذرا سی بیماری میں اپنی ذات کو مشکل میں ڈال لیتے اور اپنی بیماری کی ہوا تک نہ لگنے دیتے ایک دفعہ خلافت لائبریری میں کام کر رہے تھے اچانک چکر آیا اور گر گئے۔ مکرم حبیب الرحمان زیروی صاحب نے فوراً فون کر کے ایمبولینس منگوائی اور ہسپتال بھجوایا مجھے پیغام ملا۔ ہسپتال پہنچا تو اس بات پر شرمندہ تھے کہ مجھے ہسپتال آنا پڑا۔ آپ کے پوتے نواسے آپ سے بہت مانوس تھے اور آپ کی ہمیشہ کوشش ہوتی کہ بچوں کو خوش رکھیں چنانچہ جب تک حضرت میاں بشیر احمد صاحب کی کوٹھی کے کونے پر محمود کا کھوکھا موجود رہا آپ بچوں کے گھر آتے ہی کھوکھے کی طرف چل پڑتے اور سموسے اور جلیبیوں سے لدے پھندے واپس آتے۔

بہت بڑے عالم تھے۔ اردو اور انگریزی زبان کے ماہر' شاعری سے بھی شغف تھا لیکن عام شاعروں کی طرح اپنے کلام کا چرچا نہ کرتے حالانکہ بہت عمدہ کہتے مجھے بھی شادی کے چند سال بعد ہی آپ کے شاعر ہونے کا علم ہوا۔ شعر و ادب کے دلدادہ' گھر میں سینکڑوں کتب پر مشتمل ایک لائبریری تھی جس میں کلاسیک کتب جمع تھیں وفات سے چند ماہ قبل نصرت جہاں اکیڈمی میں ایک لیکچر دیا آغاز انگریزی میں کیا لیکن جلدی اندازہ کر لیا کہ بچے پوری سمجھ نہیں پا رہے چنانچہ اردو میں گفتگو شروع کر دی وہاں کے ایک استاد کہنے لگے کہ میں نے ایسی عمدہ انگریزی اور ایسی عمدہ اردو کم سنی ہے۔

خدا تعالیٰ نے نہایت اعلیٰ ذہن دیا تھا اور منصوبہ بندی کے ماہر تھے۔ سلیقہ تو ان کی روزمرہ کی اشیاء کے استعمال کے انداز ہی سے ٹپکتا تھا۔ کاغذ ہیں تو نہایت عمدہ اور قرینے سے رکھے ہوئے دراز میں ہر ضرورت کی چیز پن' پنسل' شارپنر' ربڑ' سیاہی' قینچی وغیرہ لفافے مختلف سائز کے الگ الگ پڑے ہوئے اور جب کسی کام کو کرتے تو پوری طرح منصوبہ تیار کرتے جزئیات میں جاتے اور ہر پہلو سے جائزہ لیتے۔

حضرت امام الثانی نے قادیان سے تحریک فرمائی کہ احمدی جوان فوج میں جائیں آپ اس وقت جامعہ میں پڑھتے تھے میٹرک کر چکے تھے لیکن اس تحریک پر فوج میں سپاہی بھرتی ہو گئے مگر جلد ہی اپنی ذہانت سے ترقی کی منازل طے کرنی شروع کر دیں اور کمیشن حاصل کر کے آفیسر بن گئے اور اسی ذہانت کے سبب بریگیڈئیر کے عہدہ تک جا پہنچے۔ 1965ء میں اپریشن جبرالٹر کے لئے لیفٹیننٹ جنرل اختر حسین ملک کی سربراہی میں جو سیل قائم کیا گیا تھا اس میں آپ بھی شامل تھے اور مری میں اس اپریشن کی منصوبہ بندی کے لئے تعینات رہے اور اپنی خداداد صلاحیتوں کی بنیاد پر آپ کو وہ سعادت نصیب ہوئی جو رہتی دنیا تک تاریخ کا حصہ رہے گی یعنی 1984ء میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے لندن کے سفر کے پروگرام کی تیاری میں شرکت اور حضرت صاحب کے ساتھ ہمسفر ہونے کی سعادت۔

امامت سے والہانہ عشق تھا کہا کرتے تھے کہ امام کو دعا کے لئے لکھ دو کام ہو جاتے ہیں بے شک خط ابھی پوسٹ نہ بھی کیا ہو اس ضمن میں اپنے کئی واقعات سناتے ایک دفعہ فوج میں درپیش کسی مسئلہ کے بارہ میں حضرت امام الثانی کی خدمت میں ٹرین کے سفر کے دوران خط لکھ کر چلتی گاڑی کی کھڑکی سے باہر پھینک دیا اور بتاتے تھے کہ وہ ایک مشکل کام تھا جو باسانی ہو گیا۔

حضرت امام جماعت الثالث سے بہت محبت تھی بہت پیار سے ان کا ذکر کرتے اور ان سے متعلق ایک واقعہ کو خصوصیت کے ساتھ سناتے اور بہت ہنستے تھے۔ گورنمنٹ کی طرف سے کچھ زمین بریگیڈئیر صاحب کو الاٹ ہوئی ان دنوں نیا نیا زمیندارہ شروع کیا تھا اور انہی جزئیات میں جانے والی طبیعت کی وجہ سے انہوں نے گندم کے بیج ڈالنے والی مشین کے ذریعہ 50 ایکڑ میں گندم کاشت کروائی اور حضرت صاحب سے ایک ملاقات میں اس کی تفصیل بتائی اور ساتھ خصوصیت سے اس مشین کا ذکر کیا حضرت صاحب چونکہ خود بہت اچھے زمیندار تھے اور ان کاموں میں دلچسپی لیتے تھے اس لئے حضرت صاحب نے فرمایا کہ اس مشین کی نسبت ہاتھ سے چھٹہ کے ذریعہ گندم صحیح اگتی ہے۔ کہتے تھے کہ میں نے اصرار کیا اور مشین کے بہت سے فوائد بیان کئے جس پر حضرت صاحب نے ایک دم فرمایا کہ "اچھا دیکھیں گے" اس کے بعد یہ کشمیر چلے گئے جہاں ان دنوں تعینات تھے چندہ ماہ بعد فصل کا جائزہ لینے کے لئے آئے ذہن میں گندم کی ہری بھری فصل کا تصور تھا وہاں پہنچے تو چٹیل زمین پڑی ہوئی تھی کہتے تھے کہ اگر میں نے اپنے سامنے بیج نہ ڈلوایا ہوتا تو اس چٹیل زمین کو دیکھ کر مجھے خیال آتا کہ شائد ملازموں نے دھوکہ دیا ہے اور بیج ڈالا ہی نہیں پھر اچانک مجھے حضرت امام جماعت الثالث کے الفاظ یاد آئے اور میں سمجھ گیا کہ بیج پر کیا گزری۔

حضرت امام رابع سے بھی شدید محبت تھی حضرت صاحب نے لندن سے ایک نظم ۔

دیارِ مغرب سے جانے والو دیارِ مشرق کے باسیوں کو
کسی غریب الوطن مسافر کی چاہتوں کا سلام کہنا

بھجوائی تو تڑپ اٹھے اور جواباً عرض کی ۔

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہماری تاریخ

بیگم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب — ماہنامہ مصباح اگست 1957ء

یورپ کے چند ممالک کی سیر

ماہنامہ مصباح ربوہ

ہم نے ایک دن پہلے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی سے فون پر طے کر لیا تھا کہ ہم آپ کو Bed- Godesberg میں رائن ہوٹل (Rhine Hotel) میں ملیں گے یہاں ان کی کئی روز پہلے سے بکنگ ہو چکی تھی اور آپ اب اٹلی- آسٹریا- نیورم برگ سے سیر کرتے ہوئے یہاں آرہے تھے- اور یہاں سے ہم نے مل کر اکٹھے ہالینڈ روانہ ہونا تھا- ہم لوگ صبح جلدی جلدی ناشتہ وغیرہ سے فارغ ہوئے- اور سامان وغیرہ بند کر کے Clogne سے روانہ ہوئے- ہمارا پروگرام یہ تھا کہ دوپہر کا کھانا سینٹ پیٹرز برگ (St Petersberg) کے ایک ہوٹل میں کھائیں گے- اس ہوٹل کی خوبصورتی کی ایک دوست سے بہت تعریف سن چکے تھے اس لئے وہاں جانے کا بہت شوق تھا- St Petersberg میں داخل ہو کر ایک پہاڑی پر کافی چڑھائی پر موٹر چلانی پڑتی ہے- اور چوٹی پر یہ ہوٹل بنا ہوا ہے- یہ پہاڑی Eue-de-clogne والوں کی ملکیت ہے- اس لئے اسے 4711 Hill بھی کہتے ہیں- ایک طرف ہوٹل ہے اور برابر میں گھنے درختوں کی چھاؤں کے نیچے ریسٹوران ہے- وہاں سے بیٹھ کر نیچے دریائے Rhine کا نظارہ بہت خوبصورت لگتا ہے- دریا میں ہر وقت سٹیمرز اور کشتیاں چلتی نظر آتی ہیں- ہم لوگ کھانا کھانے کے لئے ریسٹوران میں گئے سب سے آخری کونے کی میز ہم نے اپنے لئے منتخب کی تا کہ مجھے پردے میں کھانے کی دقت نہ ہو- مگر پھر بھی ہر طرف سے نگاہیں ہماری طرف لگی ہوئی تھیں- لوگ سخت حیرت سے میرے برقعے کی طرف دیکھ رہے تھے- کھانا وغیرہ کھا کر ہم لوگ ہوٹل کے ساتھ جو خوبصورت جنگل ہے اس میں سیر کرتے رہے اور تصویریں لیں- اور وہیں عبادات پڑھیں- پھر یہاں سے Bed godesberg کے لئے روانہ ہوئے جہاں ہم نے حضرت ماموں جان کو ملنا تھا- اس ہوٹل میں ہماری پہلے ہی بکنگ ہوئی ہوئی تھی- اور ہم لوگ حضرت ماموں جان کے آنے سے پہلے ہی پہنچ گئے تھے- چائے پی کر سامان ٹھیک کر کے فارغ ہوئے ہی تھے کہ حضرت صاحب معہ قافلہ پہنچ گئے- سب بہت محبت سے ملے- حضرت ماموں جان کی صحت میں بھی پہلے کی نسبت خدا کے فضل سے بہت فرق تھا- رات کو یہاں ٹھہر کر صبح ہی ہم نے ہیگ Hague روانہ ہونا تھا-

صبح آٹھ بجے ناشتہ سے فارغ ہو کر ہمارا قافلہ تین کاروں میں ہالینڈ روانہ ہوا- ایک دو بجے تک ہم نے جرمنی کے خوبصورت علاقہ میں سے سفر کیا- بیحد خوبصورت راستہ تھا- جگہ جگہ سڑک کے ساتھ گھنے خوبصورت جنگل تھے دوپہر کا کھانا ایک ریسٹوران میں کھایا- یہ دریا کے کنارے نہایت ہی خوبصورت ریسٹوران تھا- باقی سب مرد اور محترم چوہدری صاحب (چوہدری ظفر اللہ خان صاحب) ایک میز پر علیحدہ بیٹھے او. ہم نے اور حضرت ماموں جان حضرت صاحب نے اکٹھے کھایا- کھانے سے فارغ ہو کر یہاں سے روانہ ہوئے اور دو تین بجے کے قریب ہم نے ہالینڈ کا بارڈر کراس کیا- مجھے ایک چیز یورپ میں بہت پسند آئی- وہ یہ کہ بارڈر پر بالکل تنگ نہیں کرتے- بالکل دیر نہیں لگاتے- جلدی سے پاسپورٹ چیک کئے اور فارغ کر دیا- ہالینڈ سے نظاروں کی طرز بدل گئی- جرمنی کا پہاڑی طرز کا علاقہ ختم ہوا اور فلیٹ ملک شروع ہوا- مگر یہ بھی اپنی طرز کا بہت خوبصورت ہے- لوگ یہاں سائیکلوں پر بہت پھرتے نظر آئے- یہاں سائیکل بہت استعمال ہوتی ہے- ملک سمندر کی سطح سے نیچے ہے- جگہ جگہ نہریں ہیں اور بے حد سرسبز ہے- گائیں اور پولٹری فارم بہت نظر آئے- یہاں کا پنیر اور مکھن وغیرہ بہت مشہور ہے- ہوائی چکی (Windmill) یہاں کی بہت مشہور چیز ہے- جس کا شمار اس شہر کی یادگاروں میں ہوتا ہے-

پانچ بجے کے قریب ہم ہیگ پہنچ گے- یہاں جس کوٹھی میں رہائش کا انتظام کیا ہوا تھا وہاں جماعت کے بہت سے دوست اور کچھ مستورات حضرت صاحب کے استقبال کے لئے آئے ہوئے تھے- مکان میں چونکہ جگہ کم تھی اس لئے ہم ہوٹل میں ٹھہرے- یورپ میں یہ رواج ہے کہ مکان میں جتنے آدمیوں کی رہائش کا انتظام ہو اتنے آدمی ہی رکھتے ہیں- اس سے زائد کو لینڈ لیڈی رکھنے کی اجازت نہیں دیتی- چوہدری صاحب نے ایک ہوٹل کی بہت تعریف کی- اور انہون نے خود ہی فون کر کے ہماری بکنگ کروا دی- نہایت ہی خوبصورت ہوٹل تھا- ہوٹل کے بالکل سامنے بہت خوبصورت جھیل تھی جس میں بطخیں اور مرغابیاں تیرتی پھرتی تھیں- اور جھیل کے پیچھے گھنے جنگل تھے- یہ نہایت ہی خوبصورت نظارہ تھا-

ہیگ میں ہم بارہ دن ٹھہرے- رات کو اپنے ہوٹل چلے جاتے تھے اور صبح کو ناشتہ وغیرہ کر کے اور تیار ہو کر حضرت صاحب کی کوٹھی آجاتے تھے- بہت پر لطف دن گزرے- بے بی سے بہت محبت کرتے تھے- اور اس کی باتوں سے بہت لطف اندوز ہوتے تھے- جمعہ کے روز عبادت پڑھنے کے لئے مشن ہاؤس میں گئے- حضرت ماموں جان نے جمعہ پڑھایا- جمعہ کی عبادت میں نہایت دلچسپ نظارہ تھا- چار پانچ یورپین عورتیں جو احمدی ہو چکی تھیں سروں پر ریشمی لمبے سکارف لے کر باقاعدہ عبادت کر رہی تھیں- مسز ناصرہ زمرمان اور ایک بہن میں خصوصیت سے بہت ایمان اور اخلاص نظر آیا- یہ بہن کلام الٰہی حفظ کر رہی ہیں-

ہیگ میں میل جول کا بھی بہت موقع ملا- سفارت خانے میں دو احمدی گھرانے تھے- انہوں نے چائے اور کھانے پر بلایا اور ایک غیر احمدی بہن حیدر آباد کی رہنے والی تھیں- انہوں نے بھی چائے پر بلایا- ان کو مل کر بہت لطف آیا- خالص ہندوستانی طور طریق، کوئی انگریزیت کی بو نہیں تھی- انہوں نے ہمیں چکنی ڈلی، چھالیا اور کتھ چونا ملا کر کھلایا- بے بی کو بہت پیار کرتی تھیں- بیگم لیاقت علی جو وہاں کی سفیر ہیں انہوں نے بھی چائے پر بلایا- ان کو جو گھر سفارت خانے نے دیا ہوا تھا وہ نہایت خوبصورت تھا اور بہت اعلیٰ طریق سے فرنش کیا ہوا تھا- ایک پاکستانی کمرہ کہلاتا تھا- جس کو صرف پاکستان کی بنی ہوئی چیزوں سے آراستہ کیا گیا تھا- پھلکاری کے پردے لگے ہوئے تھے اور پھلکاری کے پلنگ پوش بچھے ہوئے تھے- رنگین لکڑی کے کوچ کرسیاں ملتان کے بنے ہوئے تھے- اوپر نقش و نگار بنے ہوئے اور سادہ رنگین نواڑ سے بنے ہوئے تھے- اسی طرح سجاوٹ کی بھی سب چیزیں پاکستان کی تھیں- ان کے ہاں چائے پر بہت چٹپٹی چیزیں بنی ہوئی تھیں- ایک چیز انہوں نے اپنے ہاتھ سے بنائی ہوئی تھی-

میری طبیعت ہیگ میں بہت خراب رہی- وہاں کی آب و ہوا ہمیں کچھ موافق نہ آئی- میں جتنا لطف وہاں اٹھا سکتی تھی باوجود اتنے دلچسپ ماحول کے اتنا لطف نہ اٹھا سکی- روز شام کو سیر کے لئے چلے جاتے تھے- ایک دو دفعہ شاپنگ کے لئے بھی گئے- یو- این- او کا دفتر دیکھنے گئے بڑی خوبصورت شاندار عمارت ہے-

ہیگ کے قیام کے دوران ہم تین روز کے لئے ہیمبرگ (جرمنی) گئے- ہم ایمسٹرڈم (Amsterdam) سے دو بجے ہوائی جہاز سے روانہ ہوئے اور قریباً ڈیڑھ گھنٹے میں ہیمبرگ پہنچ گئے- ہم سب قافلہ سمیت حضرت ماموں جان کے ساتھ ہی گئے تھے- ہیمبرگ کے ہوائی اڈے پر لطیف صاحب (وہاں کے مربی) اور چار پانچ جرمن احمدی آئے ہوئے تھے- یہاں کے لوگوں میں خاص طور پر بہت ایمان اور اخلاص نظر آیا- ہوائی اڈے سے ہم اپنے ہوٹل گئے جہاں پہلے سے بکنگ ہوئی ہوئی تھی- شام کو لطیف صاحب نے کھانے پر بلایا ہوا تھا- ان کے بیوی بچوں سے ملے انکی بیوی بہت اچھی ملنسار اور مہمان نواز ہے- اور بچے بہت پیارے پیارے ہیں ملک عمر علی صاحب کی ساس کو بھی وہیں ملے- وہ بھی بہت خوش اخلاق اور ملنسار لگیں- دو تین دفعہ ہیمبرگ میں دکانوں پر گئے- بہت خوبصورت شہر ہے- مسٹر ڈنکرک جرمن احمدی ہیں- بہت مخلص اور اچھے ہیں- انہوں نے کھانے پر بلایا- ہوٹل میں انتظام تھا- وہاں ان کی بیوی سے بھی ملنا ہوا- وہ احمدی نہیں ہیں مگر بہت خوش اخلاق ہیں مگر افسوس ہے کہ انگریزی بہت کم جانتی تھیں اس لئے ان سے باتیں کرنے میں دقت محسوس ہوتی تھی ہوٹل بہت خوبصورت تھا- ہوٹل کے بالکل سامنے سمندر تھا- جس میں بڑے بڑے جہاز پورٹ میں آجا رہے تھے- ہوٹل میں انہوں نے سکرین رکھ کر ایک طرف عورتوں کے لئے کھانے کا انتظام کیا ہوا تھا- اور دوسری طرف مردوں کے لئے-

چوتھے دن ہم ہیمبرگ سے پھر ہیگ روانہ ہوئے ہیگ کے ہوائی اڈے پر جماعت کے سب لوگ آئے ہوئے تھے اور اپنی کاریں آئی ہوئی تھیں- وہاں سے گھر روانہ ہوئے- اس دفعہ آکر ہمیں ہوٹل سمندر کے کنارے ملا- کمرے کے بالکل سامنے کمرے کی چوڑان کے برابر ایک شیشے کی کھڑکی تھی جس میں سے تمام سمندر کا نظارہ نظر آتا تھا- اور کھڑکی کے باہر بالکونی سی بنی ہوئی تھی جہاں میز کرسیاں رکھی ہوئی تھیں اور وہاں بیٹھ کر ساحل کا نظارہ بہت خوبصورت لگتا تھا- ہیگ میں دو دن قیام کر کے دو تاریخ کی صبح کو حضرت صاحب لنڈن روانہ ہو گئے اور ہم ان کو سوار کروا کر کار کے ذریعہ زیورچ روانہ ہوئے-

بے بی نے جرمنی میں دو تین لفظ جرمن زبان کے سیکھ لئے تھے اور وہ بار بار استعمال کرتی تھی- ایک تو "ڈانکے شوئن" یہ لفظ وہاں شکریے کے لئے کہتے ہیں- اور ایک "بتے شوئن" اس کا مطلب ہاں جناب (yes please) اور ایک "آفادین" یہ وہاں خدا حافظ (goodbye) کے طور پر استعمال کرتے ہیں-

---

حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد کے نام ایک مکتوب میں حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے مندرجہ ذیل نصیحتیں فرمائیں اور یہ بھی فرمایا کہ اصل ہدایتیں میری دعائیں ہی ہیں- جو میں اوپر کر آیا ہوں-

۱- ظاہر کا اثر باطن پر پڑتا ہے اس لئے داعی الی اللہ کو غسل کرنے، بالوں کے درست کرنے اور درست رکھنے کا اور لباس کو درست رکھنے کا خیال رکھنا چاہئے- جمعہ کے دن عطر لگانا چاہئے- منہ کی صفائی کا بھی خیال رکھنا چاہئے

۲- مکان کو صاف رکھنا چاہئے- باہر سے بھی اور اندر سے بھی- ہر ایک چیز باقرینہ اور ترتیب سے ہے-

۳- خانہ خدا کی صفائی کا خاص خیال رکھا جائے- اور ہمیشہ جمعہ کے دن وہاں خوشبو جلائی جائے-

۴- جلسوں کے موقعوں پر بھی خوشبو کی بتیاں جلائی جائیں-

۵- دعاؤں پر خاص طور پر زور دینا چاہئے کہ یہ سب کام کی جان ہیں-

۶- اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ احمدی زیادہ آپس میں ملیں اور زیادہ سلسلہ کے کاموں میں دلچسپی لیں- چندہ بھی دیں اور کام بھی کریں- اس امر کا خیال رکھنا کہ وہ بلاوجہ مربی سے ناراض نہ ہوں اور ان سے کاموں کے متعلق مشورہ لیتے رہنا چاہئے-

۷- دعوت قبول کرنے والے کی طرف خاص توجہ کرنی چاہئے- ہمیشہ ان سے ایسا تعلق رہے کہ وہ یہ محسوس کریں کہ یہ ہمیں اپنا سمجھتے ہیں- بیمار کی عیادت- تکلیف زدہ کی مدد- خوشی اور غمی میں شراکت ضرور کرنی چاہئے بغیر اس کے کہ وہ لوگ مضبوط ہوں- دین حق ان ممالک میں مضبوط نہ ہوگا-

("تحریک جدید"- ستمبر 1970ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملک رفیق احمد مربی سلسلہ

اپنے دیس پاکستان کی سیر کے چند دلچسپ مناظر

ہماری بس ٹوٹی پھوٹی پکی سڑک پر ہچکولے کھاتی ہوئی اچانک موٹروے پر آپہنچی۔ بس کے سارے ساز بجنے بند ہو گئے۔ بالکل خاموشی چھا گئی اور انجن نے بھی آواز مدھم کر دی۔ ایک مسافر نے بلند آواز سے کہا کہ اب ہم یورپ پہنچ گئے ہیں۔ دوسرے مسافر نے کہا کہ اس سفر کا کیا مزہ جس میں بس کا ساز اور کھڑ کھڑاہٹ بند ہو جائے۔ یہ تبصرے جاری تھے کہ موٹروے کا حصہ ختم ہو گیا اچانک بس کا جوڑ جوڑ کراہنے لگا کہ ایک مسافر کھڑا ہوا اور اس نے سب مسافروں کو مخاطب کر کے زور سے اعلان کیا اور کہا پیارے بھائیو ہم یورپ سے واپس پاکستان میں آوارد ہوئے ہیں سب اطمینان اور سکون سے سفر جاری رکھیں۔

گزشتہ دنوں ضلع چکوال کے مختلف علاقوں کو دیکھنے کا موقعہ ملا۔ دوالمیال کی بستی ایک معروف بستی ہے جہاں پہنچنے کے لئے چوآسیدن شاہ سے ویگنوں کی سروس ہروقت تیار ملتی ہے۔ چوآسیدن شاہ سے دوالمیال جاتے ہوئے راستہ میں کٹاس ایک جگہ ہے جہاں ہندوؤں کی بعض تاریخی یادگاری عمارتیں ہیں یہاں سے صاف و شفاف پانی کا ایک بہت بڑا چشمہ چوآسیدن شاہ کی طرف جاتے ہوئے نظر آتا ہے۔ یہ چشمہ جوں جوں آگے بڑھتا ہے۔ راستے میں بسنے والے مکین اس میں کوڑا کرکٹ اور شاپرز اپنی اپنی استعداد کے مطابق ڈالتے جاتے ہیں لیکن بہرحال چوآسیدن شاہ میں بھی اس پانی کو دیکھ کر یہ ضرور معلوم کیا جاسکتا ہے کہ یہ صاف ستھرے پانی کا چشمہ ہے جس کو سنبھالنے کی بجائے ہر طرح سے گندہ کرنے کی کھلی چھٹی ہے۔

چوآسیدن شاہ سے دوالمیال کا قصبہ چھ روپے کے کرائے کے فاصلے پر واقعہ ہے۔ قصبہ میں گلیاں پرانی طرز کی چھوٹی چھوٹی ہیں۔ شہر میں داخل ہوتے ہی ایک یادگاری توپ نظر آتی ہے جو کہ اہل قصبہ کی فوجی خدمات کے اعتراف کے طور پر رکھی ہوئی ہے۔ فوجی خدمات اس علاقہ کے نوجوانوں کی نمایاں صفت رہی ہے۔ ہمارے بزرگ میجر حبیب اللہ صاحب جو دوالمیال جماعت احمدیہ کے سابقہ امیر ہیں انہیں خاص طور فوجی خدمات میں بزرگانہ مقام حاصل تھا۔

کلر کہار ضلع چکوال کا زیادہ بڑا قصبہ نہیں ہے۔ لیکن صحت افزاء مقام ہونے کی وجہ سے اس کو اہمیت حاصل ہے یہاں صاف پانی کی بہت بڑی جھیل ہے جس کا صاف و شفاف پانی ہروقت نالے کی صورت میں بہتا ہوا نظر آتا ہے۔ ربوہ سے براستہ خوشاب چکوال کی طرف جاتے ہوئے یہ جھیل دائیں طرف نظر آتی ہے۔ مدت ہوئی اس علاقہ میں رہنے کا موقعہ ملا۔ رہائش تو ڈلوال گاؤں میں تھی جہاں پرائمری کی تعلیم مشن سکول میں حاصل کی اور جمعہ پڑھنے کے بعد ہم احمدیہ بیت الذکر میں پیدل آیا کرتے تھے اور یہاں سے بادام اور دوسری چیزیں حاصل کیا کرتے تھے۔

موٹروے کلر کہار کے بالکل پاس سے گزرتی ہے اور یہاں سے موٹروے پر چکوال اور راولپنڈی یا لاہور سے لئے سفر اختیار کیا جاسکتا ہے۔

کلام الٰہی کے اسباق کے سلسلہ میں بچوں اور بچیوں کی بہت رونق رتوچھہ دوالمیال اور بھون میں دیکھنے میں آئی۔ چھوٹے چھوٹے بچے بچیاں یسرنا.... لئے صبح و شام پڑھنے کے لئے آتے ہیں۔

سفر کے دوران بہت دلچسپ باتیں نظر آتی ہیں جن سے سفر کی کوفت اور تھکاوٹ دور ہوتی رہتی ہے۔ ایک دن بس میں سفر جاری تھا اور بس کے پیٹ میں کھڑے ہونے والے سیٹوں پر بیٹھے ہوئے لوگوں سے زیادہ رش تھا کہ ایک نوجوان نے سگریٹ پینا شروع کر دیا۔ بعض لوگوں نے اس سے درخواست کی کہ سگریٹ پینا بند کر دو کیونکہ بعض مستورات کی طبیعت خراب ہو گئی ہے۔ وہ نوجوان کہنے لگا کہ میں نے سگریٹ دو روپے میں خریدا ہے اگر اس کی قیمت ادا کر دی جائے تو اس کو پھینک دوں گا۔ اچانک ایک آدمی نے اس کو ایک روپیہ تھما دیا اور کہا کہ جو آدھا سگریٹ باقی ہے اس کو بجھا کر اپنی جیب میں ڈال لو اور بعد میں پی لینا چنانچہ سگریٹ بجھا دیا گیا لیکن ڈرائیور نے لقمہ دیا کہ جس کی طبیعت خراب ہو وہ براہ مہربانی ہمیں فوری طور پر بتا دے ہم نے شاپرز رکھے ہوئے ہیں۔ الٹیاں ان میں کریں اور ہماری بس کو صاف ستھرا رکھیں۔

بسوں میں گنجائش سے زیادہ مسافر بٹھائے جاتے ہیں۔ ایک دن 2 ٹی ڈی اے خوشاب سے جوہر آباد جانے کے لئے سڑک کے کنارے کھڑا تھا اور لیہ کی طرف سے آنے والی بسوں کا انتظار کر رہا تھا۔ ایک کوچ آئی اور پاس آکر کھڑی ہو گئی۔ میں نے دریافت کیا کہ آیا جگہ ہے کنڈکٹر نے ہشاش بشاش لہجے میں جواب دیا کہ بہت جگہ ہے جلدی جلدی سوار ہو جائیں۔ فوری طور پر اس کے مشورہ کی تعمیل میں سوار ہو گیا تو اندر یہ حال تھا کہ کھڑے ہونے کے لئے بھی کافی جگہ نہ تھی جب اس سے دریافت کیا کہ جگہ کدھر ہے تو وہ کہنے لگا کہ ہمیں اس بات سے شرم آتی ہے کہ کسی کو سفر درپیش ہو اور سڑک کے کنارے کھڑا ہو اور ہم اس کو بس میں سوار نہ کریں۔ جس طرح دوسرے کھڑے ہیں آپ بھی اپنی جگہ پر سنبھل کر کھڑے ہو جائیں بہرحال جوہر آباد تک سارا سفر کھڑے ہو کر ہی کیا۔ یہ حقیقت ضرور سامنے آتی ہے کہ بسوں اور کوچوں کے کنڈکٹروں اور ڈرائیوروں کے دلوں میں سفر کرنے والوں کے لئے بہت ہمدردی ہے لیکن ان کی باتوں پر قطعاً یقین نہ کریں کہ بس میں آپ کو بیٹھنے کے لئے جگہ مل جائے گی۔ اگر آپ کھڑے ہو کر سفر کرنے میں تکلیف محسوس نہیں کرتے تو ان کے بیان کو معتبر جانیں ورگرنہ سوار ہونے سے پہلے اندر جھانک کر صحیح صورت حال دیکھ کر ہی قدم آگے بڑھائیں۔

○○○

سید ظہور احمد شاہ

گندم کی متبادل فصلیں

امسال نومبر دسمبر میں بارشوں کی زیادتی کی وجہ سے بہت سارے کاشت کار گندم کی بجائی نہ کر سکے۔ اس وجہ سے وہ زمینیں جو گندم کی کاشت کے لئے تیار کی گئی تھیں ابھی خالی پڑی ہیں۔ بعض زمیندار سمجھتے ہیں کہ ان کی ربیع کی فصل ضائع چلی گئی۔ لیکن ایسی کوئی بات نہیں ہے کیونکہ انہی کھیتوں میں اگر آپ فروری کے مہینے میں بہاریہ مکئی یا سورج مکھی کی کاشت کرلیں تو گندم سے زیادہ فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ یادرکھنے والی بات ہے کہ کسی بھی فصل کو لیٹ کاشت کرنے سے اس کی پیداوار پر خاصا برا اثر پڑتا ہے۔ بہاریہ مکئی یا سورج مکھی وقت پر کاشت کرلیں تو اس کی برداشت مئی میں ہو جائے گی۔ اور آپ کی زمینیں پھر بھی کپاس کے لئے خالی ہو جائیں گی۔ لیکن شرط پھر وہی ہے کہ آپ جنوری کے بقایا ایام اور فروری کے پہلے پندرھواڑہ میں ان فصلوں کو کاشت کرنے کے لئے ضروری تیاری کرلیں اور فروری کے آخری دنوں تک ان کی کاشت مکمل کرلیں۔ حقیقت یہ ہے کہ پنجاب کے جنوبی علاقوں میں ان کی کاشت فروری کے پہلے پندرھواڑے میں بھی کی جاسکتی ہے۔ اور وسطی علاقوں کے لئے دوسرا پندرھواڑہ اور شمالی علاقوں میں فروری کے آخری ایام یا مارچ کا پہلا ہفتہ موزوں ہے۔

بہاریہ مکئی کی کاشت کے بہت سارے فوائد ہیں۔ بہاریہ مکئی پر بہت کم سپرے کرنے پڑتے ہیں۔ صرف شروع میں بورر کا حملہ ہوتا ہے جس پر دانے دار دوائیوں کے استعمال سے قابو پایا جا سکتا ہے۔ اگر فصل اس حملے سے بچ جائے تو پھر کسی سپرے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ بہاریہ مکئی سے حاصل شدہ پیداوار کو بطور غلہ اور برسات کی فصل کے لئے بطور بیج کے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اور اسی وجہ سے اس کی قیمت موسمی فصل سے زیادہ حاصل ہوتی ہے۔ اور پیداوار کو زیادہ دیر تک سنبھالنا بھی نہیں پڑتا۔ بہاریہ مکئی کی پیداوار موسمی فصل سے بہت زیادہ ہوتی ہے۔ ہائبرڈ بیج سے اس کی پیداوار 80 من تک لی جا سکتی ہے۔ لیکن اس فصل کی کاشت کے لئے پانی کی وافر مقدار کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لئے صرف وہی زمیندار اس کو کاشت کرسکتے ہیں جنکے پاس ٹیوب ویل کا پانی مہیا ہو۔ کیونکہ جب بہاریہ مکئی کی فصل پھول نکالنا شروع کرتی ہے تو اس وقت موسم سخت گرم ہوتا ہے۔ جس کی شدت کو کم کرنے کے لئے تھوڑے تھوڑے وقفہ سے ہلکا ہلکا پانی لگانا پڑتا ہے۔ تاکہ عمل زِیرگی سے بھرپور پیداوار حاصل کی جاسکے۔

اسی طرح سورج مکھی کی فصل بھی اسی عرصہ میں کاشت اور برداشت کی جاسکتی ہے۔ اور اس طرح یہ دونوں فصلیں گندم کا نعم البدل بن جاتی ہیں۔ بلکہ گندم سے زیادہ سودمند ثابت ہوتی ہیں۔ ان کی برداشت بھی گندم سے آسان اور سستی ہوتی ہے اور ان کی فروخت بھی منڈی میں جلد اور آسانی سے ہو جاتی ہے۔

ان تمام باتوں کا لب لباب یہ ہے کہ اگر آپ گندم کی کاشت برموقعہ نہیں کرسکے یا کپاس کے بعد آپ کے پاس کوئی زمین فارغ پڑی ہے تو ایسے رقبوں میں ان دو فصلوں کو کاشت کرکے گندم کی کاشت سے زیادہ فائدہ حاصل کرسکتے ہیں۔ لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ اس ایک ماہ کے اندر اندر فصلوں کی کاشت کے لئے ضروری تیاری کرلیں اور ان کی کاشت میں کسی صورت میں دیر نہ کریں۔ کیونکہ ان فصلوں کو لیٹ کاشت کرنے سے آپ نہ صرف بہت کم پیداوار حاصل کریں گے بلکہ شاید کپاس کی فصل بھی نہ لگا سکیں۔ اس لئے فوراً ان فصلوں کے لئے ضروری اعلیٰ قسم کا بیج۔ ان کے لئے ضروری کیمیائی کھادیں۔ بیج کو لگانے والی ادویات وغیرہ ابھی جمع کرلی جائیں تاکہ فصل کی کاشت کے وقت کسی قسم کی رکاوٹ نہ ہو اور ان میں سے کسی کی وجہ سے فصل کی کاشت لیٹ نہ ہو۔

ان دونوں فصلوں کو کلراٹھی زمین میں ہرگز کاشت نہیں کرنا چاہئے اور نہ وہ زمیندار کاشت کریں جن کے پاس پانی کا اچھا اور وافر انتظام نہ ہو۔ کیونکہ ان دونوں وجوہات سے پیداوار پر بہت برا اثر پڑتا ہے۔ زمین کو بھی اچھی طرح سے تیار کیا جائے۔ اور ممکن ہو سکے تو گوبر کی کھاد کا استعمال بھی ضرور کیا جائے۔

○○○

بقیہ صفحہ 1

نہ دردِ فرقت کا نام لینا نہ چشمِ تر کا پیام کہنا
مقامِ صبر ورضا سے ان کو صبا ہمارا سلام کہنا
جو حال پوچھیں وہ زخم دل کا یہی بتانا کہ مندمل ہے
دوائے دل بن کے خود جو آتے ہو دل میں تم صبح وشام کہنا

وہی اپنا دکھ ظاہر نہ کرنے کی پرانی عادت۔

ان کو زندگی میں حضرت صاحب کے ساتھ لندن جانے کی بہت عظیم سعادت نصیب ہوئی دوران سفر ایک لطیفہ بھی ہوا۔ موصوف پان کھانے کے بے حد شوقین تھے جب ربوہ سے قافلہ کی روانگی عمل میں آئی تو منصوبہ بندی اتنی عمدگی سے ہوئی تھی کہ بعض اہل قافلہ کو بھی مکمل علم نہیں تھا کہ وہ کس تاریخی خدمت کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ مکرم شیخ مبشر احمد آف لاہور نے جنہیں اس قافلہ کی ایک گاڑی چلانے کی سعادت نصیب ہوئی بتایا کہ بریگیڈیئر صاحب ان کی گاڑی میں بیٹھے تھے اور بیٹھتے ہوئے پاندان بڑی احتیاط سے اپنے سامنے کار کے فرش پر رکھا اور شیخ صاحب بہت دیر تک یہی سمجھتے رہے کہ اس پاندان میں کوئی بہت اہم چیز ہے جسے کراچی پہنچانا ہے۔

آپ کی زندگی میں پے در پے ایسے صدمات آئے کہ ان میں سے ایک ایک صدمہ ہی بعض لوگوں کی کمر توڑ دیتا ہے لیکن آپ خندہ پیشانی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے انہیں برداشت کرتے رہے اور کبھی شکوہ کا لفظ بھی زبان سے نہیں نکالا۔ ہمیشہ نگہ بلند سخن دلنواز جان پرسوز کے مصداق زندگی گزاری۔

جب آپ چار سال کے تھے تو آپ کے والد صاحب محترم خان رفیق الزمان خان صاحب نے احمدیت قبول کرلی۔ خان صاحب کراچی میں کسٹم میں اچھے عہدہ پر فائز تھے۔ یو۔پی کی سخت زمین سے آئے تو اس سخت زمین نے شدید بنجرپن کا مظاہرہ کیا اور تمام گھر والے شدید مخالف ہو گئے حتیٰ کہ عملاً آپ کو خاندان سے نکال دیا گیا چنانچہ بریگیڈیئر صاحب کا اپنے ددھیال سے کوئی تعلق یا رشتہ نہ رہا۔ پھر چھوٹی عمر میں ہی آپ کی والدہ کا انتقال ہو گیا۔ والد صاحب نے بہت توجہ سے پرورش کی۔ دونوں باپ بیٹا تنہا زندگی گزارتے رہے۔ بڑے ہونے پر آپ کی شادی حضرت مولانا عبدالمغنی خان صاحب کی دختر محترمہ قانتہ بیگم صاحبہ سے ہوئی جن سے ایک بچی محترمہ ساجدہ حمید صاحبہ پیدا ہوئیں۔ شادی کے کچھ عرصہ بعد اہلیہ انتقال کر گئیں۔ اور آپ اپنی چھوٹی سی بچی کی اکیلے ہی پرورش کرنے لگے۔

آپ کی دوسری شادی محترمہ صاحبزادی امتہ المجید صاحبہ بنت حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب سے ہوئی جن سے آپ کا ایک بیٹا اور دو بیٹیاں ہیں۔ فوج سے ریٹائرمنٹ کے بعد آپ نے اپنا کاروبار شروع کیا جس میں بہت نقصان اٹھایا اور کمپنی کے حصہ داروں نے اپنی رقوم کی واپسی کا مطالبہ کر دیا۔ باوجود اس کے کہ تجارت میں نفع و نقصان دونوں کی شرکت ہوتی ہے آپ پھر بھی کوشش کرتے رہے کہ کسی طرح ان حصہ داروں کی رقوم ادا ہو جائیں۔ اس سلسلہ میں اپنا نیا تعمیر شدہ مکان بھی فروخت کر دیا اور جہاں کہیں سے متفرق آمدنی آتی اسے حصہ داروں کے حصوں کی ادائیگی میں خرچ کر دیتے (البتہ بعض ایسے بھی تھے جنہوں نے کوئی رقم بھی لینے سے انکار کر دیا)

پھر چند سال قبل آپ کی بہت عزیز بیٹی محترمہ ساجدہ حمید صاحبہ کا کینسر سے انتقال ہو گیا انہیں بچپن میں آپ نے بہت محنت سے پالا تھا اور جب یہ مکرم ڈاکٹر حمید احمد خان صاحب سے بیاہ کر انگلستان چلی گئیں اور ہارٹلے پول میں دعوت الی اللہ کے کام کو ایک نیا رخ دیا تو آپ بے حد خوشی محسوس کرتے۔ ان کی وفات سے آپ کو شدید دھچکا لگا دل کی بیماری تو فوج کے زمانے سے ہی شروع ہو چکی تھی ان صدمات نے صحت پر بہت اثر ڈالا لیکن پھر بھی چلتے پھرتے کام کرتے زندگی کا سفر طے کرتے رہے اور عزیزوں پر کسی قسم کا بوجھ نہ ڈالا۔

آخری روز اتفاق سے آپ کی اولاد میں سے کوئی بھی آپ کے پاس موجود نہ تھا۔ گھر میں مطالعہ کے کمرہ میں کرسی پر بیٹھے تو وہیں کرسی سے سر ٹکا کر خاموشی سے خدا کے حضور حاضر ہو گئے۔

حضرت صاحب نے ان کی وفات پر بہت شفقت سے ذکر خیر فرمایا اور فرمایا کہ

"خوش قسمت ہیں وہ بچے جنہیں وقیع جیسا باپ ملا۔"

کیا دھوپ تھی کہ ساتھ گئی آفتاب کے

○○○

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم سلطان احمد صاحب (ڈرائیور راجہ نذیر ظفر صاحب) کمر درد کی وجہ سے قریباً دو ماہ سے علیل چلے آرہے ہیں۔ احباب کرام سے ان کی صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

ٹارگٹ وقف جدید دفتر اطفال 1998ء

○ مجالس کو 1998ء کا ٹارگٹ وقف جدید دفتر اطفال بھجوا دئے گئے ہیں۔ مورخہ 21 تا 31 جنوری 98ء عشرہ وقف جدید منائیں اور مندرجہ ذیل امور کی طرف خصوصی توجہ دیں۔

(1) ہر احمدی بچے اور بچی سے ضرور وعدہ لیا جائے۔

(2) خصوصاً نو مبائعین اور واقفین نو کو وقف جدید میں ضرور شامل کریں۔

(3) زیادہ سے زیادہ ننھے مجاہدین بنائے جائیں۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ)

زیارت ربوہ واقفین نو راولپنڈی

○ مورخہ 20- دسمبر 1997ء بروز ہفتہ راولپنڈی کے واقفین نو بچوں کا ایک وفد مکرم کرنل ولی الرحمان صاحب (سیکرٹری وقف نو ضلع راولپنڈی) کی قیادت میں ربوہ پہنچا۔ اس وفد میں چکلالہ' سیٹلائٹ ٹاؤن (غربی)' ٹیپو روڈ اور لالہ زار کے حلقہ جات کے واقفین نو اور ان کی اساتذہ مکرمہ مریم صدیقہ صاحبہ' مکرمہ رباب اویس صاحبہ' مکرمہ نائلہ کوکب صاحبہ اور مکرمہ ناہید منصوری صاحبہ شامل تھیں۔ اس وفد میں کل 32 بچے 19 خواتین اور 12 مرد شامل تھے۔ وفد کے قیام و طعام کا انتظام دارالضیافت میں کیا گیا۔

ربوہ قیام کے دوران وفد نے بہشتی مقبرہ میں ائمہ احمدیت اور دیگر بزرگان سلسلہ کی قبروں پر اجتماعی دعا کی۔ وفد نے نمائش کا وزٹ کیا اور دنیا بھر میں پھیلی ہوئی جماعت کے بارہ میں تصویریں' ماڈلز اور دیگر امور کے ذریعہ معلومات حاصل کیں۔

وفد نے دارالیمن وسطی میں واقفین نو بچوں کی دعوت پر ایک پروگرام میں شمولیت کی جہاں سپینش کلاس کے واقفین نو (یمن وسطی) نے سپینش زبان میں نظمیں اور تقاریر پیش کیں۔ مہمان بچوں نے بھی نظمیں پڑھیں۔ مکرم ماسٹر محمود احمد صاحب اختر (سیکرٹری وقف نو یمن وسطی) نے مہمانوں کی خدمت میں چائے وغیرہ پیش کی۔

خواتین اور بچوں نے لجنہ ہال کا دورہ بھی کیا اور محترمہ صاحبزادی امتہ القدوس بیگم صاحبہ (صدر لجنہ پاکستان) سے ملاقات کی۔ وفد نے وکالت وقف نو کا دورہ کیا۔ انہیں مختلف شعبہ جات سے متعارف کرایا گیا اور ریکارڈ رکھنے کے طریق کار سے آگاہ کیا گیا۔ وفد نے مکرم میر قمر سلیمان احمد صاحب (نائب وکیل وقف نو) سے ملاقات کی۔ وفد نے مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی سے ان کے دفتر میں ملاقات کی اس موقع پر بچوں نے محترم ناظر صاحب اعلیٰ کے ساتھ تصویر بھی بنوائی۔ بچوں کے تعلیمی اور تربیتی امور کا جائزہ مکرم عبدالحلیم احمد صاحب مربی سلسلہ نے لیا اور توجہ طلب امور کی نشاندہی کی۔ بچوں کا ایک علمی پروگرام احمدیہ ٹیلی ویژن کے لئے ریکارڈ کیا گیا۔ 22 دسمبر کی صبح وفد ربوہ سے نیک یادیں لئے ہوئے راولپنڈی کے لئے روانہ ہوا۔

(وکالت وقف نو)

خدام کی توجہ کیلئے

○ ماہ جنوری 1998ء میں مطالعہ کتب کے سلسلہ میں خدام کے لئے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی کتاب "سرمہ چشم آریہ" مقرر ہے۔ خدام کثرت سے اس کا مطالعہ کریں اور قائدین کے ذریعہ مرکز کو رپورٹ سے مطلع فرمائیں۔

(مہتمم تعلیم)

بیوت الحمد منصوبہ

○ خدا تعالیٰ کے فضل سے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی جاری فرمودہ تحریک بیوت الحمد کے تحت مستحق خاندانوں کو رہائشی سہولت مہیا کرنے کی خدمت کا سلسلہ جاری ہے۔

اب تک سینکڑوں مستحق گھرانے اس بابرکت منصوبہ سے جزوی یا مکمل رہائشی سہولت حاصل کر چکے ہیں۔ اور ابھی بہت سے مستحق خاندان اس امداد کے انتظار میں ہیں۔ احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ اپنے مستحق بھائیوں کو گھر مہیا کرنے کی خاطر اس تحریک میں اپنی مالی وسعت اور استطاعت کے مطابق مالی قربانی پیش کریں۔

امراء اضلاع صاحبان اور مربیان کرام کی خدمت میں اس تحریک میں شمولیت کیلئے احباب کرام سے موثر رابطے کی درخواست ہے۔ نیز مخیر احباب کے پتہ جات ارسال کرنے کی درخواست ہے تا براہ راست رابطہ بھی کیا جا سکے۔ اللہ تعالیٰ سعی مشکور کی توفیق سے نوازتا رہے۔ آمین۔

(سیکرٹری بیوت الحمد منصوبہ)

ناظمین اطفال متوجہ ہوں

○ مطالعہ کتب

ماہ جنوری 98ء میں اطفال کے مطالعہ کے لئے کتاب "(-) پیاری باتیں" مقرر ہے۔ زیادہ سے زیادہ اطفال سے مطالعہ کروائیں۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ)

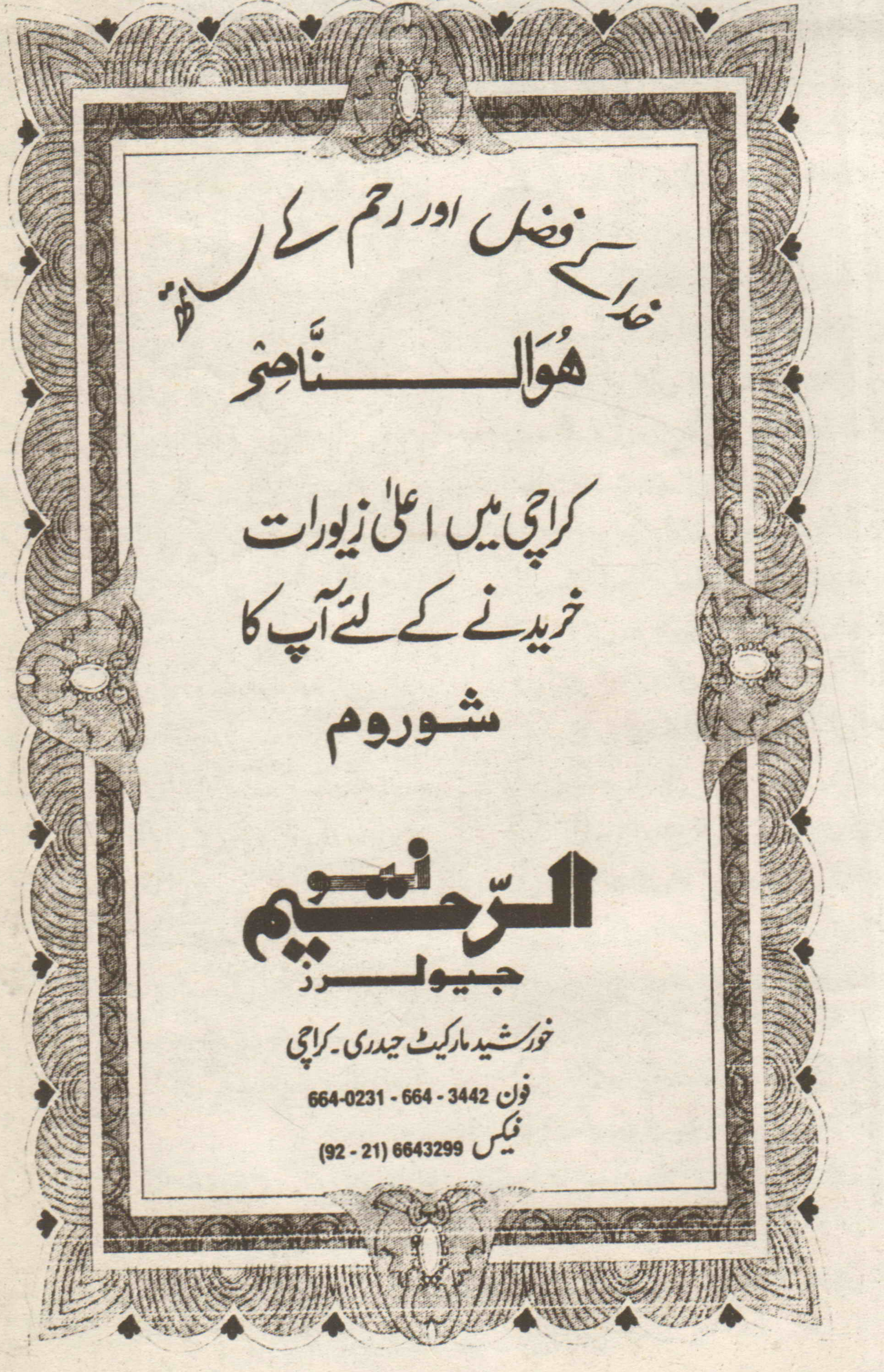

خلافت لائبریری ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 17- جنوری-1998ء
درجہ حرارت کم ازکم 5 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 16 درجے سنٹی گریڈ

○ حکومت پنجاب نے فرقہ واریت اور دہشت گردی کے واقعات میں ملوث ملزموں کو سرعام پھانسی دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ ایسے ملزموں کو چوراہوں پر پھانسیاں دی جائیں گی۔ کلاشنکوف اور ہر قسم کے خودکار اسلحہ پر بھی پابندی لگانے کا فیصلہ کیا گیا ہے خطبہ جمعہ سمیت کسی بھی اجتماع میں فرقہ واریت کو ہوا دینے والے رہنماؤں کے خلاف سخت کارروائی ہو گی۔

○ سپاہ صحابہ نے مختلف شہروں میں یوم احتجاج مناتے ہوئے کہا ہے کہ "ہم پر ظلم ہو رہا ہے" انہوں نے کارکنوں کی گرفتاریوں پر احتجاج کیا۔ سانحہ مومن پورہ کی مذمت کی۔ حکومت کے خاتمہ کی دعائیں کیں۔ آئندہ جمعہ کو ملک بھر میں جلسے جلوسوں اور مظاہروں کا اعلان کیا گیا ہے۔

○ تحریک جعفریہ کے کارکنوں نے بھی ملک گیر مظاہرے کئے۔ جگہ جگہ امریکی پرچم جلائے گئے۔ حکومت کے خلاف نعرہ بازی ہوئی۔ گجرات میں مظاہرین کی حفاظت مسلح نقاب پوش کر رہے تھے۔ سرگودھا میں سینکڑوں افراد نے کفن پوش مظاہرہ کیا۔ تحریک جعفریہ کے رہنماؤں نے کہا کہ حکومت ناکام ہو چکی ہے۔ اب بدلہ ہم لیں گے۔

○ تحریک جعفریہ اپیل پر کراچی میں یوم احتجاج منایا گیا جمعہ کی صبح ہی لوگ سڑکوں پر نکل آئے۔ گاڑیوں پر پتھراؤ کیا۔ سڑکوں پر رکاوٹیں کھڑی کر کے آگ لگادی اور ٹریفک کو معطل کر دیا گیا۔ ناگن چوکی پر مسجد اکبر میں سپاہ صحابہ کے دفتر کے سامنے فائرنگ کی گی۔ فیڈرل بی ایریا۔ انچولی اور دستگیر کے علاقوں میں کشیدگی ہے۔

○ سانحہ مومن پورہ کا مرکزی ملزم جس کا نام خفیہ رکھا گیا ہے گرفتار کر لیا گیا ہے۔ ملزم نے واردات کا اعتراف کر لیا ہے۔ اور دہشت گردی کے آئندہ منصوبوں سے بھی آگاہ کر دیا ہے۔

○ سانحہ مومن پورہ کے بعد لاہور میں پر تشدد مظاہرے ہوئے۔ پیپلزپارٹی کے مقامی رہنما ناظم شاہ سمیت درجنوں افراد گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ گرفتار ہونے والوں میں سپاہ صحابہ اور سپاہ محمد کے کئی رہنما بھی شامل ہیں۔

○ پنجاب سے سینٹ کی خالی ہونے والی خصوصی نشست پر محمد رفیق رجوانہ ایڈووکیٹ بلامقابلہ سینٹر منتخب ہو گئے ہیں۔ یہ سیٹ محمد رفیق تارڑ کے صدر پاکستان منتخب ہونے پر خالی ہو گئی تھی۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ صدر کے اختیارات ہی نہیں رہے اس لئے یہ عہدہ ختم ہی کر دیں۔

○ چین نے امریکہ کو یقین دہانی کرائی ہے کہ پاکستان اور ایران سے ایٹمی تعاون ختم کر دے گا۔

○ ترکی میں عدالت نے سابق وزیر اعظم کی اسلام پسند جماعت رفاہ پارٹی پر پابندی لگادی ہے اور کہا ہے کہ یہ اسلام پسند سیاسی جماعت ملک کے سیکولر نظام کے خلاف کام کر رہی ہے۔ سابق وزیر اعظم اربکان اور ان کے ساتھیوں کو پارلیمنٹ میں اپنی نشستوں سے محروم ہونا پڑے گا۔

○ سلامتی کونسل نے بغداد میں صدارتی محل کا معائنہ کرنے والی ٹیم واپس بلالی ہے۔ جبکہ عراق نے امریکہ کو اس سلسلہ میں مذاکرات کی دعوت دی ہے۔

○ سیالکوٹ بارڈر پر مسلسل جھڑپوں میں بھارتی میجر سمیت نو فوجی ہلاک کر دیئے گئے ہیں۔

○ وائس آف امریکہ نے اپنی ایک رپورٹ میں بتایا ہے کہ پاکستان میں 56 لاکھ کروڑ پتی اور صرف 8 لاکھ ٹیکس دہندگان ہیں۔ بڑے تاجر' صنعتکار اور حکومتی ارکان ٹیکس نہیں دیتے۔ جب تک پارلیمنٹ میں شہری لوگ نہیں آتے زرعی ٹیکس نہیں لگ سکتا۔

○ بی بی سی نے پاکستان کے سیاسی اور معاشرتی حالات پر تبصرہ پر مشتمل "ایک مکتوب پاکستان کے نام" سے ایک پروگرام شروع کیا ہے۔ بی بی سی نے اس پروگرام میں بتایا ہے کہ پاکستان میں جو جتنا کم ٹیکس دیتا ہے اتنا ہی زیادہ بااختیار ہوتا ہے۔ ہر شعبے میں تضادات بڑھتے جا رہے ہیں۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے تحریک چلانے کے لئے حکومت مخالف تمام جماعتوں کا اجلاس بلالیا ہے۔ جو 22 جنوری کو ہو گا۔

○ بنگلہ دیش نے محصور پاکستانی لے جانے کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ دو لاکھ چالیس ہزار افراد کی دیکھ بھال ہمارے لئے معاشرتی بوجھ ہے۔ بنگلہ دیشی وزیر اعظم حسینہ واجد نے کہا کہ یہ انسانی مسئلہ ہے جلد حل ہونا چاہئے۔

○ وزیر اعظم نواز شریف نے پاکستان و بنگلہ دیش کے ایک مشترکہ ادارے کی تجویز دی ہے جو 1971ء میں رہ جانے والے اثاثوں اور املاک کی تقسیم کا جائزہ بھی لے گا۔ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ بہاریوں کے اثاثوں کے مسائل کا جلد حل کریں گے۔

○ پاک بھارت خارجہ سیکرٹریوں کی ملاقات میں مذاکرات میں حائل رکاوٹوں کا جائزہ لیا گیا ہے۔ سیکرٹری خارجہ نے کہا کہ کشمیر سمیت 8 امور پر بات چیت ہونی چاہئے۔ اور کشمیر پر بامقصد مذاکرات ہونے چاہئیں۔

○ کشمیر قیادت نے سہ فریقی کانفرنس کی مخالفت کرتے ہوئے کہا ہے کہ مسئلہ کشمیر پر پیش رفت تک پاک بھارت تعلقات نامنظور ہیں۔

○ صدر مملکت نے کہا ہے کہ ایوان صدر کے دروازے سازشیوں پر بند ہو گئے ہیں۔ اسلامی نظام نافذ ہو گا۔

○ جسٹس (ر) ڈاکٹر جاوید اقبال نے کہا ہے کہ اسلام کے نام پر ملک حاصل کیا گیا تھا مگر آج ہم مساجد اور امام بارگاہوں میں جاتے ہوئے خوف محسوس کرتے ہیں۔ جنگ فورم میں منعقد مذاکرے "اسلامی طرز زندگی اور جدید معاشرہ پر خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ قائد اعظم نے ہمیں ہندوؤں۔ انگریزوں اور نفاق کی تعلیم دینے والے ملا سے نجات دلائی۔ مگر ہماری بدقسمتی ہے کہ ہم نے انہی لوگوں سے سمجھوتہ کر لیا ہے۔ آج قائد اعظم کی تعلیمات پر واپس جانے کی ضرورت ہے۔ آج مسلمان مسلمان کو قتل کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ قرآن ہمیں آگاہ کرتا ہے کہ مخصوص حالات میں قرآنی حکم کو معطل اور اس کی توثیق کی جا سکتی ہے۔ اللہ نے ہم پر اسلام کو اتنا مشکل نہیں بنایا جتنا ہم نے خود کر لیا ہے۔ مذاکرے میں افضل حیدر سابق صوبائی وزیر قانون نے کہا تین چار مذہبی و سیاسی شخصیات نے پوری قوم کو یرغمال بنا رکھا ہے۔ حمیرا مودودی نے کہا کہ دین مولوی کو تھما دیا گیا ہے۔ خود کیوں تحقیق نہیں کرتے۔ طاہرہ مظہر نے کہا کہ دینی مدرسوں میں نفرت کی بات ہوتی ہے۔

○ صدر اور وزیر اعظم نے 12 احکامات بھیجے جن پر صوبائی محکمہ داخلہ نے عمل نہیں کیا۔

○ جسٹس (ر) نسیم حسن شاہ نے کہا ہے کہ ایرانی سفیر کے قاتلوں کا جیل سے بھاگ جانا حکومت کی نااہلی ہے۔

اطلاع عام

○ احباب کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ مرکز قومی بچت انس مارکیٹ سے تبدیل ہو کر اسی روڈ پر "دارالواقفین" کے بالمقابل آگیا ہے۔ احباب مطلع رہیں۔ (آفیسر انچارج مرکز قومی بچت ربوہ)

پاک گولڈ سمتھ اقصیٰ روڈ ربوہ
میاں عبدالمنان ناصر ابن میاں عبدالسلام صاحب
فون: دوکان 212750 گھر 211749

ایکسپورٹ کوالٹی لیدر جیکٹس
خان بابا سٹور گولبازار ربوہ
212233

مکان برائے فروخت/کرایہ
سات مرلہ خوبصورت گھر تین بیڈ، اٹیچ باتھ لاؤنج، ڈرائنگ/ڈائننگ، بڑا پورچ قابل دید ڈیزائن مناسب قیمت برائے فروخت کرایہ کیلئے واقع نزد عادل ہسپتال ڈیفنس روڈ
رابطہ: ملک محمود انور لاہور
فون: 6651553

DWARFISHNESS COURSE Rs. 150/-
چھوٹا قد
قد کا چھوٹا ہونا 'بونا پن' نشوونما کی کمی کیلئے مفید کورس
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی گولبازار ربوہ
Phone: 771/213156 - FAX 212299

ہر قسم کی غیر ملکی کرنسی سے متعلق لین دین کا بااعتماد ادارہ
SPECIALISED IN FEBC DRAFT AND T.T ETC.
T. M. EXCHANGE
329-G PANORAMA CENTRE, THE MALL LAHORE (PAK)
TEL (92-42) 6368656, 6368389, 6369064, 6303235

سنہری موقعہ
ایک کنال اراضی برائے فروخت فرنٹ تقریباً ۱۰۰ فٹ
بالمقابل احمدیہ بیت الحمد کوٹ عبدالمالک
پلاٹ 3 مرلہ۔ 4 مرلہ۔ ۵ مرلہ۔ ۱۵ مرلہ یا ایک کنال
رابطہ: ناصر انجینئرنگ ورکس اڈہ کوٹ عبدالمالک ضلع شیخوپورہ فون
7970525